﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 14 — جمعۃ المبارک 28 دسمبر 2007ء — 18 ذوالحجہ 1428 ہجری قمری — 28 فتح 1386 ہجری شمسی — شمارہ 52

جمعہ کی تاریخ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ پہلا جمعہ جو رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے علاوہ پڑھا گیا وہ بحرین کے علاقہ جوثی کی مسجد میں ہوا۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الجمعہ فی القریٰ حدیث نمبر 843)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

دوسرے کی نجات کے لئے خودکشی کرنا خود گناہ ہے۔ اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہرگز مسیح نے اپنی رضامندی سے صلیب کو منظور نہیں کیا۔ عقل تجویز نہیں کرسکتی کہ زید اپنے سر پتھر مارے اور بکر کی اس سے سردرد جاتی رہے۔

جس حالت میں ابھی ایک مرد نفسانی جذبات سے پاک نہیں اور نہ جوان عورت نفسانی جذبات سے پاک ہے تو اُن دونوں کو ملاقات اور نظر بازی اور آزادی کا موقعہ دینا گویا ان کو اپنے ہاتھ سے گڑھے میں ڈالنا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ حضرات مسیحیوں کے پاس نجات اور گناہ سے رُکنے کا کوئی حقیقی ذریعہ موجود نہیں۔

’’غرض نجات کیلئے اس منصوبہ پر بھروسہ کرنا صحیح نہیں ہے اور گناہ سے باز رہنے کو اِس منصوبہ سے کوئی بھی تعلق نہیں پایا جاتا بلکہ دوسرے کی نجات کیلئے خودکشی کرنا خود گناہ ہے۔ اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہرگز مسیح نے اپنی رضامندی سے صلیب کو منظور نہیں کیا۔ بلکہ شریر یہودیوں نے جو چاہا اُس سے کیا۔ اور مسیح نے صلیبی موت سے بچنے کے لئے باغ میں ساری رات دُعا کی اور اُس کے آنسو جاری ہوگئے۔ تب خدا نے بباعث اس کے تقویٰ کے اُس کی دُعا قبول کی اور اس کو صلیبی موت سے بچا لیا۔ جیسا کہ خود انجیل میں بھی لکھا ہے۔ پس یہ کیسی تہمت ہے کہ مسیح نے اپنی رضامندی سے خودکشی کی۔

ماسوا اس کے عقل تجویز نہیں کرسکتی کہ زید اپنے سر پر پتھر مارے اور بکر کی اس سے دردِ سر جاتی رہے۔ ہاں ہم قبول کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نبی تھے اور ان کامل بندوں میں سے تھے جن کو خدا نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے لیکن وہ الفاظ جو ان کی نسبت یا دوسرے نبیوں کی نسبت کتابوں میں وارد ہیں اُن سے نہ ان کو اور نہ کسی اَور نبی کو ہم خدا بنا سکتے ہیں۔ مَیں ان امور میں خود صاحب تجربہ ہوں اور میری نسبت خدا تعالیٰ کی پاک وحی میں وہ اعزاز اور اکرام کے لفظ موجود ہیں کہ مَیں نے کسی انجیل میں حضرت مسیح کے بارے میں نہیں دیکھے اَب مَیں کیا یہ کہہ سکتا ہوں کہ مَیں حقیقت میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں۔

رہی انجیل کی تعلیم، سو میری رائے یہ ہے کہ تعلیم کامل وہ ہوتی ہے جو تمام انسانی قویٰ کی پرورش کرے۔ نہ صرف یہ کہ محض ایک پہلو پر اپنا تمام زور ڈال دے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ کامل تعلیم میں نے قرآن شریف میں ہی پائی ہے۔ وہ ہر ایک امر میں حق اور حکمت کی رعایت رکھتا چلا جاتا ہے۔ مثلاً انجیل میں کہا گیا ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری بھی پھیر دے۔ مگر قرآن شریف ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ یہ حکم ہر حال اور ہر محل میں نہیں بلکہ موقعہ اور محل دیکھنا چاہئے کہ کیا وہ صبر کو چاہتا ہے یا انتقام کو اور عفو کو چاہتا ہے یا سزا کو۔ اب ظاہر ہے کہ یہی قرآنی تعلیم کامل ہے اور بغیر اس کی پابندی کے انسانی سلسلہ تباہ ہوجاتا ہے اور نظام دنیا بگڑ جاتا ہے۔

ایسا ہی انجیل میں کہا گیا ہے کہ تو شہوت کی نظر سے بیگانہ عورت کی طرف مت دیکھ۔ مگر قرآن شریف میں ہے کہ نہ تو شہوت کی نظر سے اور نہ بغیر شہوت کے بیگانہ عورتوں کو دیکھنے کی عادت کر کہ یہ سب تیرے لئے ٹھوکر کی جگہ ہے۔ چاہئے کہ ضرورتوں کے موقعہ پر تیری آنکھ بند کے قریب ہو اور دھندلی سی ہو اور کھلی کھلی نظر ڈالنے سے پرہیز کر کہ یہی طریق پاک دلی کے محفوظ رکھنے کا ہے۔ اِس زمانہ کے مخالف فرقے شاید اس حکم سے مخالفت کریں گے کیونکہ آزادی کا نیا نیا شوق ہے مگر تجربہ صاف بتلا رہا ہے کہ یہی حکم صحیح ہے۔ دوستو! کھلی کھلی بے تکلّفی اور نظر بازی کے کبھی نتیجے اچھے نہیں نکلتے۔ مثلاً جس حالت میں ابھی ایک مرد نفسانی جذبات سے پاک نہیں اور نہ جوان عورت نفسانی جذبات سے پاک ہے تو اُن دونوں کو ملاقات اور نظر بازی اور آزادی کا موقعہ دینا گویا ان کو اپنے ہاتھ سے گڑھے میں ڈالنا ہے۔

ایسا ہی انجیل میں کہا گیا ہے کہ بغیر زنا کے طلاق درست نہیں۔ مگر قرآن شریف جائز رکھتا ہے کہ جہاں مثلاً خاوند اور عورت دونوں باہم جانی دشمن ہوجائیں اور ایک کی جان دوسرے سے خطرہ میں ہو۔ اور یا عورت نے زنا تو نہیں کیا مگر زنا کے لوازم پیدا کر لئے ہیں اور یا اُس کو کوئی ایسی مرض ہوگئی ہے جس سے تعلق قائم رکھنے کی حالت میں خاوند کی ہلاکت ہے۔ یا ایسا ہی کوئی اور سبب پیدا ہوگیا ہے جو خاوند کی نظر میں طلاق کا موجب ہے تو ان سب صورتوں میں طلاق دینے میں خاوند پر کوئی اعتراض نہیں۔

اب پھر ہم اصل مقصود کی طرف عَود کر کے کہتے ہیں کہ یقیناً یاد رکھو کہ حضرات مسیحیوں کے پاس نجات اور گناہ سے رُکنے کا کوئی حقیقی ذریعہ موجود نہیں کیونکہ نجات کے بجز اس کے اَور کوئی معنے نہیں کہ انسان کی ایسی حالت ہوجائے کہ گناہوں کے ارتکاب پر دلیری نہ کرسکے اور خدا تعالیٰ کی محبت اس قدر ترقی کرے کہ نفسانی محبتیں اُس پر غالب نہ آسکیں اور ظاہر ہے کہ یہ حالت بجز معرفتِ تامہ کے پیدا نہیں ہوسکتی۔ اب جب ہم قرآن شریف کو دیکھتے ہیں تو ہم اس میں کھلے طور پر وہ وسائل پاتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی معرفت تامہ حاصل ہوسکے اور پھر خوف غالب ہوکر گناہوں سے رُک سکیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اُس کی پیروی سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نصیب ہوجاتا ہے اور آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور انسان خدا سے علم غیب پاتا ہے اور ایک محکم تعلق اس سے پیدا ہوجاتا ہے اور دل خدا کے وصال کے لئے جوش مارتا ہے اور اس کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتا ہے اور دُعائیں قبول ہو کر اطلاع دی جاتی ہے اور ایک دریا معرفت کا جاری ہوجاتا ہے جو گناہ سے روکتا ہے۔ اور پھر جب ہم انجیل کی طرف آتے ہیں تو گناہ سے بچنے کیلئے صرف اُس میں ایک غیر معقول طریق پاتے ہیں جس کو ازالۂ گناہ سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ عجیب ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے انسانیت کی کمزوریاں تو بہت دکھلائیں اور خدائی کی کوئی خاص قوت ظاہر نہ ہوئی جو غیر سے ان کو امتیاز دیتی تاہم وہ مسیحیوں کی نظر میں خدا کر کے مانے گئے‘‘۔

(’’لیکچر لاہور‘‘۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 165 تا 167)

اداریہ

مذہبی دہشت گردی کے اسباب اور اس کے خاتمہ کے لئے حَکَم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی احسن تجاویز

(پانچویں اور آخری قسط)

عیسائی پادریوں اور ان کے ہم خیال مغربی مصنفین کی طرف سے دین اسلام کے خلاف بکثرت اور بار بار یہ جھوٹا پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ، اسلام ایک دہشتگرد مذہب ہے اور اس میں جہاد فی سبیل اللہ کے نام پر مسلمانوں کو محض دینی اختلاف کی بنا پر معصوموں کا خون بہانے اور فتنہ وفساد پھیلانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اپنے اس جھوٹے الزام کو ثابت کرنے کے لئے یہ پادری اور ان کے نام نہاد علماء و محققین قرآن مجید کی آیات کے سیاق وسباق اور ثابت شدہ تاریخی حقائق کو نظرانداز کرتے ہوئے، اور ہر قسم کے دجل و تلبیس سے کام لیتے ہوئے، اور واقعات کو توڑ مروڑ کر اپنی مرضی کے معانی قرآن مجید کی طرف منسوب کرنے کی ظالمانہ جسارت کرتے ہیں۔ اپنے ان خیالات کی تائید میں وہ نفس امّارہ کے جوشوں سے مغلوب، اقتدار پرست، اُن گنتی کے چند نام نہاد علماء اسلام کے اقوال وتشریحات کو بھی پیش کرتے ہیں جو اپنی خودساختہ تشریحات کو اسلام کی طرف منسوب کرکے، جہاد فی سبیل اللہ کے مقدس نعرہ کی آڑ میں خونی نظریۂ جہاد کا پرچار کرتے ہیں اور فتنہ وفساد کو پھیلاتے ہیں۔ عیسائی پادریوں کا یہ طریق ہرگز راستی اور انصاف کا طریق نہیں ہے۔ چند بگڑے ہوئے لوگوں کے فاسقانہ اعمال کی ذمہ داری دین اسلام پر ڈالنا صریح زیادتی ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا:

"مَیں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے اور اگر کوئی تجھ پر نالش کرکے تیرا کرتہ لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے۔.......... مَیں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو"۔ (متی باب 5 آیات 39 تا 45)

لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے اس برگزیدہ کی طرف سے منسوب ہونے والے عیسائی حکمران اس تعلیم کے بالکل برعکس مختلف بہانوں سے اپنے مخالفوں کو ظلم وستم کا نشانہ بناتے، ان پر ہولناک اور تباہ کن بموں کے گولے برساتے اور ان سے نہایت بربریت کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ کیا ان بگڑے ہوئے عیسائیوں کی ان حرکات کی ذمہ داری عیسائیت پر یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یا ان کی پاک تعلیمات پر ڈالنا قرین انصاف ہوگا؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر چند نام نہاد مسلمانوں کی دہشت گردانہ حرکتوں کا الزام اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا کھلم کھلا ظلم اور ناانصافی نہیں تو اور کیا ہے؟

اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے دہشت گردانہ نظریات واعمال کے حامل لوگوں سے کلیۃً بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں جابجا یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ وہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا، وہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تو رحمۃ للعالمین تھا۔ آپ کے مبارک ارشادات اور آپ کی زندگی کے ایسے لاتعداد پاکیزہ نمونے تاریخ وسیرت کی کتب میں جگمگا رہے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؐ تو جانی دشمنوں کی تکلیف پر بھی بے چین ہو جایا کرتے تھے اور آپؐ انسانی ہمدردی اور انصاف اور تمام مکارم اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔ چنانچہ کئی ایک انصاف پسند مغربی دانشوروں اور محققین نے بھی اس پہلو سے اسلامی تعلیمات کی فضیلت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پُر حکمت ارشادات اور آپؐ کے پاک عملی نمونوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے اور اس پر جبر وتشدد کا الزام سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ عصر حاضر میں بھی وہ عیسائی حکومتیں جو بعض انتہا پسند، نام نہاد مسلمانوں کی دہشت گردی کی کارروائیوں کا عذر رکھتے ہوئے مختلف مسلم ممالک پر اندھا دھند بم برسانے اور ہزاروں معصوموں کی زندگیوں کو تباہ کرنے کی ظالمانہ کارروائیوں میں ملوث ہیں ان کے حکمران بھی ایسے بیانات دینے پر مجبور ہوتے ہیں کہ جو لوگ اسلام کے نام پر، جہاد کے نام پر دہشت گردی کی کارروائیاں کرتے ہیں ان کا اسلام کا تصور بگڑا ہوا تصور ہے، وہ اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور مسلمانوں کی اکثریت امن پسند اور صلح جُو ہے اور ان دہشت گردی کی کارروائیوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی اور انہیں ردّ کرتی ہے۔ بایں ہمہ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جب بھی انہیں موقع ملتا ہے وہ عام طور پر اس فرق کو نظرانداز کرتے ہوئے یہی پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ گویا اسلام ایک پُرتشدّد، خونی اور دہشت گرد اور امن کا دشمن مذہب ہے اور مغربی میڈیا میں اس پراپیگنڈہ کو بڑے شدّ ومدّ سے بار بار دہرایا جاتا ہے۔ ان کا یہ رویّہ ہرگز راستی اور انصاف پر مبنی نہیں ہے اور اس سے معاشرتی امن کے قیام میں کوئی مدد نہیں ملتی بلکہ اس کے نتیجہ میں بلاوجہ کی اشتعال انگیزی ہو کر فتنہ کو ہوا ملتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے سو سال سے بھی زیادہ عرصہ قبل عیسائیوں اور عیسائی حکمرانوں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ انصاف سے کام لیں اور ایسی اشتعال انگیز کارروائیوں سے باز رہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

۞......"ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ قرآن شریف ہرگز جہاد کی تعلیم نہیں دیتا۔ اصلیت صرف اس قدر ہے کہ ابتدائی زمانہ میں بعض مخالفوں نے اسلام کو تلوار سے روکنا بلکہ نابود کرنا چاہا تھا۔ سو اسلام نے اپنی حفاظت کے لئے اُن پر تلوار اٹھائی اور انہی کی نسبت حکم تھا کہ یا قتل کئے جائیں اور یا اسلام لائیں۔ سو یہ حکم مختص الزمان تھا، ہمیشہ کے لئے نہیں تھا۔ اور اسلام ان بادشاہوں کی کارروائیوں کا ذمہ دار نہیں ہے جو نبوت کے زمانہ کے بعد سراسر غلطیوں یا خود غرضیوں کی وجہ سے ظہور میں آئیں۔ اب جو شخص نادان مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے بار بار جہاد کا مسئلہ یاد دلاتا ہے گویا وہ ان کی زہریلی عادت کو تحریک دینا چاہتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ پادری صاحبان صحیح واقعات کو مدنظر رکھ کر اس بات پر زور دیتے کہ اسلام میں جہاد نہیں ہے اور نہ جبر سے مسلمان کرنے کا حکم ہے۔ جس کتاب میں یہ آیت اب تک موجود ہے کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ:257)۔ یعنی دین کے معاملہ میں زبردستی نہیں کرنی چاہئے۔ کیا اُس کی نسبت ہم ظن کر سکتے ہیں کہ وہ جہاد کی تعلیم دیتی ہے۔ غرض اس جگہ ہم مولویوں کا کیا شکوہ کریں خود پادری صاحبوں کا ہمیں شکوہ ہے کہ وہ راہ انہوں نے اختیار نہیں کی جو درحقیقت سچی تھی اور گورنمنٹ کے مصالح کے لئے بھی مفید تھی"۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 31-32)

چنانچہ حضور علیہ السلام نے اُس زمانہ میں برطانوی حکومت کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:

۞......"میرے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ...... گورنمنٹ ان پادری صاحبوں کو اس خطرناک افتراء سے روک دے جس کا نتیجہ ملک میں بے امنی اور بغاوت ہے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ پادریوں کے ان بے جا افتراؤں سے اہل اسلام دین اسلام کو چھوڑ دیں گے ہاں ان وعظوں کا ہمیشہ یہی نتیجہ ہوگا کہ عوام کے لئے مسئلہ جہاد کی ایک یاد دہانی ہوتی رہے گی اور وہ سوئے ہوئے جاگ اٹھیں گے"۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 9)

حضور علیہ السلام نے اس سلسلہ میں بار بار ارباب حکومت کو یہ لکھا کہ:

۞......"کچھ مدّت تک اس طریق بحث کو بند کر دیا جائے کہ ایک فریق دوسرے فریق کے مذہب کی نکتہ چینیاں کرے"۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس تجویز کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

۞......"میرے نزدیک احسن تجویز وہی ہے جو حال میں رومی گورنمنٹ نے اختیار کی ہے اور وہ یہ کہ امتحاناً چند سال کے لئے ہر ایک فرقہ کو قطعاً روک دیا جائے کہ وہ اپنی تحریروں میں اور نیز زبانی تقریروں میں ہرگز ہرگز کسی دوسرے مذہب کا صراحۃً یا اشارۃً ذکر نہ کرے ہاں اختیار ہے کہ جس قدر چاہے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیا کرے۔ اس صورت میں نئے نئے کینوں کی تخم ریزی موقوف ہو جائے گی اور پرانے قصّے بھول جائیں گے اور لوگ باہمی محبت اور مصالحت کی طرف رجوع کریں گے اور جب سرحد کے وحشی لوگ دیکھیں گے کہ قوموں میں اس قدر باہم انس اور محبت پیدا ہو گیا ہے تو آخر وہ بھی متاثر ہو کر عیسائیوں کی ایسی ہی ہمدردی کریں گے جیسا کہ ایک مسلمان اپنے بھائی کی کرتا ہے"۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 22)

اسی طرح حضور علیہ السلام نے فرمایا:

۞......"کم سے کم پانچ برس تک یہ طریق دوسرے مذاہب پر حملہ کرنے کا بند کر دیا جائے اور قطعاً ممانعت کر دی جائے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ کے عقائد پر ہرگز مخالفانہ حملہ نہ کرے کہ اس سے دن بدن ملک میں نفاق بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مختلف قوموں کی دوستانہ ملاقاتیں ترک ہو گئی ہیں۔ کیونکہ بسا اوقات ایک فریق دوسرے فریق پر اپنی کم علمی کی وجہ سے ایسا اعتراض کر دیتا ہے کہ وہ دراصل صحیح بھی نہیں ہوتا اور دلوں کو سخت رنج پہنچا دیتا ہے اور بسا اوقات کوئی فتنہ پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر جہاد کا اعتراض۔ بلکہ ایسا اعتراض دوسرے فریق کے لئے بطور یاد دہانی ہو کر بھولے ہوئے جوش اس کو یاد دلا دیتا ہے اور آخر مفاسد کا موجب ٹھیرتا ہے۔ سو اگر ہماری دانشمند گورنمنٹ پانچ برس تک یہ قانون جاری کر دے کہ برٹش انڈیا کے تمام فرقوں کو جس میں پادری بھی داخل ہیں قطعاً روک دیا جائے کہ وہ دوسرے مذاہب پر ہرگز مخالفانہ حملہ نہ کریں اور محبت اور خُلق سے ملاقاتیں کریں۔ اور ہر ایک شخص اپنے مذہب کی خوبیاں ظاہر کرے تو مجھے یقین ہے کہ یہ زہرناک پودہ پھوٹ اور کینوں کا جو اندر ہی اندر نشوونما پا رہا ہے جلد تر مفقود ہو جائے گا اور یہ کارروائی گورنمنٹ کی قابل تحسین ٹھیر کر سرحدی لوگوں پر بھی بے شک اثر ڈالے گی اور امن اور صلحکاری کے نتیجے ظاہر ہوں گے"۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 32-33)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

۞......"اگر کسی مذہب میں کوئی سچائی ہے تو وہ سچائی ظاہر کرنی چاہئے نہ یہ کہ دوسرے مذہب کی عیب شماری کرتے رہیں۔ یہ تجویز جو مَیں پیش کرتا ہوں اس پر قدم مارنا یا اس کو منظور کرنا ہر ایک حاکم کا کام نہیں ہے۔ بڑے پُر مغز حُکّام کا یہ منصب ہے کہ اس حقیقت کو سمجھیں"۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 33)

افسوس کہ مذہبی رواداری اور معاشرتی امن اور ہم آہنگی کے قیام کے لئے مامور زمانہ، حکم وعدل، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دوررس اثرات کی حامل تجاویز پر عمل درآمد کی کسی کو توفیق اور سعادت نصیب نہیں ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج سو سال بعد دہشت گردی کے واقعات روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں اور ساری دنیا بے امنی اور فساد کی گہری دلدل میں دن بدن زیادہ دھنستی چلی جاتی ہے۔

عیسائی پادریوں نے تو شاید اس لئے بھی اس تجویز کو قبول نہیں کیا ہوگا کہ اسلام کے مقابل پر ان کے لئے اپنی کتاب سے مذہبی سچائیوں کو ظاہر کرنا ایک بہت ہی مشکل کام تھا۔ الوہیت مسیح اور تثلیث اور کفّارہ جیسے باطل عقائد کو وہ خود اپنی مذہبی کتب سے بھی ثابت کرنے سے قاصر تھے اور ہیں اس لئے انہوں نے یہی طریق اختیار کیا کہ بعض نام نہاد مسلمانوں کے مزعومہ فلسفۂ جہاد کو بنیاد بنا کر اسلام اور بانیٔ اسلام کو اپنے اعتراضات اور تہمتوں کا نشانہ بناتے رہیں کیونکہ "یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان سچائی اور انصاف کے رو سے کسی مذہب پر حملہ نہیں کر سکتا تو بہتیرے ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ناحق کی تہمتوں کے ذریعہ سے حملہ کرنا شروع کر دیتے ہیں"۔

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 337)

شاید یہی وجہ ہے کہ اسلام کے دشمن قرآن مجید پر جھوٹے الزامات لگانے اور اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے مقدسوں کی سخت توہین وتحقیر اور دشنام دہی اور افتراء اور دلآزاری کی ناپاک مہم کے ذریعہ عوام الناس کو اسلام سے بدظن کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں۔ لیکن اب یہ سلسلہ زیادہ دیر نہیں چلے گا کیونکہ صلیبی فتنہ کے استیصال کے لئے خدائے بزرگ وبرتر کی طرف سے جس مسیح موعود نے آنا تھا وہ آچکا اور اس پاک ومطہر وجود نے یہ اعلان فرمایا کہ:

"اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا مَیں ادیان باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پُرزور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں ......۔ مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ ہاں یہ سچی بات ہے کہ اس غلبہ کے لئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں۔ اور نہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیاروں کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو شخص اس وقت

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عالی مقام

بانیٔ مُسلم جماعت احمدیہ کی نظر میں

ایک عیسائی پادری کے پمفلٹ "Die Ahmadiyya Bewegung"
یعنی ''تحریکِ احمدیت'' میں کئے گئے اعتراضات کا جواب

(مظفر محمود احمد۔ جرمنی)

دوسری اور آخری قسط

عیسائیت کے کفّارہ کے عقیدہ کی حقیقت اور اُس کی تردید

عیسائی مذہب میں پولوس نے یہ عقیدہ متعارف کرایا کہ حضرت آدم سے ایک گناہ ہوا تھا اور وہ گناہ انسان میں ورثہ کے طور پر چل پڑا اور یہ گناہ بخشنے کے لئے اللہ کی صِفت رحم یہ تقاضا کرتی تھی کہ انسان کا گناہ بخشا جائے لیکن خُدا کی صِفتِ انصاف یہ تقاضا کرتی تھی کہ گناہ گار کو سزا ملے۔ اِن دونوں صفات سے مجبور ہو کر خُدا نے اپنے بیٹے عیسیٰؑ کو دُنیا میں بھیجا اور عیسائیوں کے گناہ بخشنے کے لئے حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھا کر مار دیا۔

جو عقیدہ پولوس نے گناہ اور گناہ کی سزا کا پیش کیا ہے اِس صورت میں نتیجہ تو عیسائیت کے اُلٹ نکلتا ہے کیونکہ گناہ کی سزا بے گناہ یسوع کو مِلی کیونکہ انصاف کا تقاضا تھا کہ گناہگار اور مُجرم انسان کو اُس کے گناہ کی سزا مِلے اور بے گناہ یسوع کو سزا سے بچایا جائے اور رحم کا تقاضا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے یسوع کو رحم کرتے ہوئے صلیب پر لعنتی موت مرنے سے بچاتا کیونکہ تورات میں لکھا ہے کہ جو صلیب پر لٹکا کر مارا جائے وہ لعنتی ہوتا ہے۔ (استثناء باب 21 آیت 23)

اَب یہ بات واضح ہے کہ کوئی لعنتی شخص نہ نبی ہو سکتا ہے اور نہ خُدا کا پیارا ہو سکتا ہے اور دُنیا کا کوئی قانون بھی اِس اُصول کو نہیں مانتا کہ زید کے گناہ کی سزا بکر کو دے دی جائے یا کسی شخص کے سَر میں درد ہو تو درد کی دوا اسپرین کی گولی کسی اور شخص کو کھلا دی جائے۔

انسان کی غلطی کی معافی کا انحصار انسانوں کے مالِک خُدا تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے فضل پر ہے اور جو اِنسان بھی سچّے دِل سے خُدا سے معافی مانگے اور خُدا سے دُعا کرے تو خُدا اُس انسان کی دعا کو سُن کر اُس کی غلطی کو بخشنے پر قادر ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک سب نبیوں نے اپنی اپنی اُمّت کو یہی طریق بتایا تھا اور اِسلام نے بھی یہی طریق بتایا ہے۔ اور آدم سے کوئی ایسی غلطی سَر زد نہ ہوئی تھی کہ وہ انسانی خُون میں آگے چل پڑی بلکہ جو غلطی بھی ہوئی تھی وہ استغفار اور آدم کی دُعا کے نتیجہ میں اُس وقت ہی معاف ہو گئی تھی۔

اسلامی تعلیم میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے مطابق ہر بچہ فطرتِ صحیحہ یعنی نیک فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور گناہگار پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اِس کے باوجود اگر کوئی عیسائی دوست انسان کے پیدائشی گناہگار ہونے پر اصرار کرے تو آیئے بائبل سے ہی فیصلہ کرا لیتے ہیں۔

بائبل کے عہد نامہ قدیم یعنی تورات میں لکھا ہے کہ جب حوّا اور آدم سے غلطی ہوئی تو بائبل پیدائش کی کتاب باب 3 آیت 16 کے مطابق ''عورت دردِ زِہ کے ساتھ بچہ جنے گی'' اور آیت 19 کے مطابق مَرد ''اپنے مُنہ کے پسینے سے روٹی کما کر کھائے گا''۔

اَب مُسلمان اور یہودی اور دُوسرے مذاہب کے ماننے والے تو عیسائیوں کے کفّارہ کے عقیدہ کو مانتے نہیں بقول بائبل یہ سزا غیر عیسائیوں کو تو مِل رہی ہے لیکن اَب پادری صاحب یہ بتائیں کہ کیا یسوع مسیح کی صلیبی موت اور کفّارہ کے عقیدہ پر ایمان لانے کے بعد عیسائی عورتوں اور عیسائی مَردوں کو یہ سزا مِلنی بند ہو گئی ہے؟

اگر یہاں عیسائیوں کا جواب ہاں میں ہو تو یہ جواب حقیقت کے خِلاف ہے عیسائی عورتیں بھی تو دردِ زِہ سے بچہ جنتی ہیں اور مَرد محنت کر کے روٹی کماتے ہیں۔ اور اگر وہ اس سوال کا جواب نہ میں دیں تو ثابت ہوا کہ عیسائیوں کا کفّارہ نہیں ہوا اور یہ پادری صاحبان کا بیان کردہ کفارہ کا روائتی عقیدہ غلطی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں قبرِ عیسیٰؑ کا ذِکر

انجیل متّی باب 12 آیت 38-40 کی پیشگوئی میں حضرت عیسیٰؑ نے اپنے لئے اِبنِ آدم کا لفظ استعمال کیا ہے نیز اپنی نبوت کی صداقت کا نشان، حضرت یوناہ (یونس) نبی کے نشان کے مشابہ بیان کیا ہے جِس کا صاف مطلب تھا کہ آپ بھی حضرت یونسؑ کے مچھلی کے پیٹ میں زِندہ داخل ہونے کی طرح واقعہ صلیب کے بعد زمین کے پیٹ (غار) میں زِندہ ہی داخل ہوں گے اور زمین کے پیٹ میں یونس نبی کی طرح بے ہوشی کی حالت میں زِندہ ہی رہیں گے اور زمین کے پیٹ سے یونس نبی کی طرح زِندہ ہی اپنی قوم کی طرف جائیں گے اور حضرت یونس کی قوم کی طرح حضرت عیسیٰؑ کی قوم بھی آپ کو قبول کرے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

بعض مغربی عیسائی محققین نے اَب یہ بھی ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر لٹکائے گئے مگر تین سے چھ گھنٹے صلیب پر لٹکے رہنے کے بعد زخمی اور بیہوشی کی حالت میں صلیب سے زندہ اتارے گئے اور صلیب سے زِندہ اُترنے کے بعد یوحنّا کی انجیل باب 20 آیت 1 کے مطابق دو رات اور ایک دِن تک غار میں رہے جہاں آپ کے صلیبی زخموں کا مرہم سے علاج کیا گیا۔ پھر واقعہ صلیب کے بعد آپ نے اپنے اِس ہڈیوں اور گوشت والے جِسم کے ساتھ اپنے حواریوں (صحابہ) سے ملاقات کی اور اپنا صلیبی زخموں والا جِسم اپنے حواریوں کو دکھایا جیسا کہ لُوقا کی انجیل باب 24 آیت 36-43 میں لِکّھا ہے

''وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ یسوع آپ اُن کے بیچ میں آ کھڑا ہوا اور اُن سے کہا تُمہاری سلامتی ہو۔ مگر اُنہوں نے گھبرا کر اور خوف کھا کر یہ سمجھا کہ کِسی رُوح کو دیکھتے ہیں۔ اُس نے اُن سے کہا تُم کیوں گھبراتے ہو؟ اور کِس واسطے تُمہارے دِل میں شک پیدا ہوتے ہیں؟۔ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ مَیں ہی ہوں۔ مجھے چُھو کر دیکھو کیونکہ رُوح کے گوشت اور ہڈّی نہیں ہوتی جَیسا مُجھ میں دیکھتے ہو۔ اور یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔ جب مارے خوشی کے اُن کو یقین نہ آیا اور تعجب کرتے تھے تو اُس نے اُن سے کہا کیا یہاں تُمہارے پاس کُچھ کھانے کو ہے؟ اُنہوں نے اُسے بُھنی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا۔ اُس نے لے کر اُن کے رُبرُو کھایا۔''

(انجیل لُوقا باب 24آیت 36-43)

واقعہ صلیب سے زِندہ بچنے کے بعد انجیل یوحنّا باب 10 آیت 16 کی پیش گوئی کے مطابق اور اَب جدید مغربی محققین کی تحقیق کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل کے گُم شُدہ یہودی قبائل کی تلاش میں یروشلم سے مشرقی ممالک کی طرف ہجرت کی اور بالآخر لمبی عمر پا کر ہندوستان کشمیر سری نگر میں فوت ہوئے۔ اور سری نگر میں (روضہ بل) میں یوز آصف کے نام سے ان کی قبر موجود ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی قبر کشمیر کے متعلق اب ویڈیو فلمیں بھی تیار ہو چکی ہیں۔

قبرِ عیسیٰؑ کشمیر (ہندوستان) میں ہے

اِس موضوع پر ایک ویڈیو فِلم BBC ٹیلی ویژن پر دکھائی جا چُکی ہے جو ایک امریکن ماہر جغرافیہ دان Dr. Jeff Salz نے تیار کی ہے۔ جو بعد میں جرمن ترجمہ کے ساتھ نومبر 2005ء میں جرمن ٹیلی ویژن ZDF پر دکھائی جا چُکی ہے۔

اِس موضوع پر ایک دوسری ویڈیو فِلم ایک جرمن مذہبی علوم کے پروفیسر Gerd Luedemann نے تیار کی ہیں۔ اور جرمنی کے Tv چینل RTL 2 پر 27 مارچ سن 2005ء میں دکھائی جا چکی ہے۔

اِس سلسلہ میں مزید تحقیق کے لئے اِن مذکورہ پروفیسر کا انٹرنیٹ میں ہوم پیج دیکھا جا سکتا ہے جِس کا پتہ یہ ہے۔

www.gerdluedemann.de

اِسی طرح ''حضرت عیسیٰ کشمیر ہندوستان میں فوت ہوئے" کے موضوع پر ایک جرمن مصنف Mr. Siegfried Obermeir نے کتاب لکھی ہے۔

اِس جرمن کتاب کو سن 1994ء میں جرمنی سے Econ نامی کمپنی نے شائع کِیا ہے.

اِسی طرح ایک سپینش مصنف Mr. Andreas Faber-Kaiser (1944-1994) نے بھی قبرِ عیسیٰ پر سن 1978ء میں کتاب لکھی ہے۔ جِس کا عُنوان ہے "Jesus vivio Ymurio en Kachemira" یعنی:

''حضرت عیسیٰ نے کشمیر میں ہی زِندگی گزاری اور کشمیر میں ہی فوت ہوئے''۔

اِن کتابوں کے علاوہ جرمنی سے چھپنے والے ایک رسالہ Stern نے سن 1973ء میں اپنے رسالہ کے شمارہ نمبر 16 کی اشاعت میں صفحہ نمبر 80 تا 88 میں ایک مضمون شائع کیا جِس کا عُنوان تھا ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہندوستان کشمیر میں وفات پائی''۔

جہاں تک اٹلی کے شہر روم کے ذریعہ یورپ میں پھیلنے والی عیسائیت کا تعلق ہے تو یہ حضرت عیسیٰؑ کے واقعہ صلیب سے بچ جانے کے بعد اور ہندوستان کی طرف ہجرت کر جانے کے بعد ان کے ایک یہودی دشمن Saint Paul (پولوس) کے ذریعہ پہنچی جس نے حضرت عیسیٰؑ کے یروشلم سے ہندوستان کی طرف چلے جانے کے بعد اپنے عیسائی ہونے کا اعلان کیا۔ اور مغرب میں عیسائیت کے نام پر پولوسیت کو پھیلایا اور رُومی حکومت میں رائج پرانے یونانی مذہب کی مشرکانہ روایات اور یونانی تثلیث کے عقیدہ کو شامل کر کے پولوسیت کو عیسائیت کا نام دِیا۔

فلسطین میں یہودیوں میں سے عیسائیت کو قبول کرنے والے توحید پرست عیسائی جو حضرت عیسیٰؑ کے بھائی یعقوب (James) کو حضرت عیسیٰؑ کا مقرر کردہ خلیفہ مانتے تھے اُنہیں تو روم میں یا تُرکی کے بزنتینی دور میں توحید پرست عیسائیت کی تبلیغ کرنے کی اجازت نہ تھی بلکہ اُن توحید پرست عیسائیوں کو توحید پرست ہونے کی وجہ سے غاروں میں چُھپنا پڑا لیکن پولوس کو غیر یہودی رومی لوگوں میں عیسائیت کے نام پر عیسائیت سے پہلے موجود مُشرکانہ یونانی فلسفہ کی رُو سے تثلیث والا مذہب پھیلانے کی اجازت مِل گئی۔ جب کہ حضرت عیسیٰؑ تو شرک کو مٹانے کے لئے اپنے وقت میں دُنیا میں نبی ہو کر آئے تھے۔ جیسا کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل متی میں فرماتے ہیں: ''تُو خُداوند اپنے خُدا کو سجدہ کر اور صِرف اُسی کی عبادت کر''۔

(انجیل متی باب 4 آیت 11)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام عیسائی مذہب کے مسئلہ نجات کے متعلق فرماتے ہیں۔

۞......''وہ مسئلہ جو انجیل میں نجات کے بارہ میں بیان کیا گیا ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مصلوب ہونا اور کفارہ۔ اس تعلیم کو قرآن شریف نے قبول نہیں کیا اور اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن شریف ایک برگزیدہ نبی مانتا ہے اور خدا کا پیارا اور مقرب اور وجیہ قرار دیتا ہے لیکن اس کو محض انسان بیان فرماتا ہے اور نجات کے لئے اس امر کو ضروری نہیں جانتا کہ ایک گناہگار کا بوجھ کسی بے گناہ پر ڈال دیا جائے اور عقل بھی تسلیم نہیں کرتی کہ گناہ تو زید کرے اور بکر کو پکڑا جائے۔ اس مسئلہ پر تو انسانی گورنمنٹوں نے بھی عمل نہیں کیا۔ افسوس کہ نجات کے بارہ میں جیسا کہ عیسائی صاحبوں نے غلطی کی ہے ایسا ہی آریہ صاحبوں نے بھی اس غلطی سے حصہّ لیا ہے اور اصل حقیقت کو بھول گئے ہیں کیونکہ آریہ صاحبان کے عقیدہ کی رو سے توبہ اور استغفار کچھ بھی چیز نہیں اور جب تک انسان ایک گناہ کے عوض وہ تمام جونیں نہ بُھگت لے جو اس گناہ کی سزا مقررہ ہے تب تک نجات غیر ممکن ہے''۔

('چشمۂ معرفت' روحانی خزائن جلد23 صفحہ 414)

اسی طرح فرمایا:

۞......''اور یاد رہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں اور ہم ان یہودیوں کے ان اعتراضات کے مخالف ہیں جو آج کل شائع ہوئے ہیں۔ مگر ہمیں یہ دکھلانا منظور ہے کہ جس طرح یہود محض تعصّب سے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی انجیل پر حملے کرتے ہیں۔ اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بد طریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے لیکن یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان سچائی اور انصاف کے رُو سے کسی مذہب پر حملہ نہیں کرسکتا تو بہتیرے ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ناحق کی تہمتوں کے ذریعہ سے حملہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ دنیا کی محبت سے یہ خراب عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ورنہ اس زمانہ میں آسمانی دین اور آسمانی مذہب صرف اسلام ہی ہے جس کی برکات تازہ بہ تازہ موجود ہیں۔ اور یہ اسلام کے پاک چشمہ کی ہی برکت ہے کہ وہ زندہ خدا تک پہنچاتا ہے۔ ورنہ وہ مصنوعی خدا جو سری نگر (محلّہ خانیار) کشمیر میں مدفون ہے وہ کسی کی دستگیری نہیں کرسکتا“۔

(’چشمہء مسیحی‘ مقدمہ صفحہ 2-3. روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 336-337 مطبوعہ لندن)

نیز فرماتے ہیں۔

۞...... ”ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلافِ شان ان کے نکلا ہے وہ اِلزامی جواب کے رنگ میں ہے۔ اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔ افسوس اگر حضرات پادری صاحبان تہذیب اور خدا ترسی سے کام لیں اور ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں نہ دیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی طرف سے بھی اُن سے بیس حصّے زیادہ ادب کا خیال رہے۔“

’چشمہء مسیحی‘ مقدمہ صفحہ 2-3. روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 336 حاشیہ)

۞...... ”میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں۔ مَیں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اُصول“۔

(روحانی خزائن جلد 17 اربعین نمبرا صفحہ 344)

پادری صاحبہ کے بانیٔ جماعت احمدیہ پراعتراضات اوراُن جواب

سوال۔ بانی مسلم جماعت احمدیہ نے حضرت عیسیٰؑ کی توہین کی ہے۔

جواب۔ حضرت بانی مُسلم جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

۞...... ”میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی، مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم مَیں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ مَیں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھا۔ موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں مَیں مسیح موعود ہوں۔ سو مَیں اس کی بہت عزت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ مَیں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح مَیں تو اس کے *چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اس قدر بلکہ میں تو حضرت عیسیٰ کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں“۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 17-18)

انجیل متی باب 13 آیت 55-56)

۞...... ”اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہمیں اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں۔ عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے اور پہلے نبیوں کو راستباز جانتے تھے اور آنے والے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے اور آنحضرت ﷺ کے بارہ میں پیشگوئی کی تھی۔ بلکہ ایک شخص یسوع نام کو مانتے ہیں جس کا قرآن میں ذکر نہیں اور کہتے ہیں کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا اور پہلے نبیوں کو بٹمار وغیرہ ناموں سے یاد کرتا تھا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص ہمارے نبی ﷺ کا سخت مکذب تھا اور اُس نے یہ بھی پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے۔ سو آپ لوگ خوب جانتے ہیں کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے کے لئے ہمیں تعلیم نہیں دی بلکہ ایسے لوگوں کے حق میں صاف فرما دیا ہے کہ اگر کوئی انسان ہو کر خدائی کا دعویٰ کرے تو ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے۔ اسی سبب سے ہم نے عیسائیوں کے یسوع کے ذکر کرنے کے وقت اُس ادب کا لحاظ نہیں رکھا جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہئے۔ ایسا آدمی اگر نابینا نہ ہوتا تو یہ نہ کہتا کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے اور اگر نیک اور ایماندار ہوتا تو خدائی کا دعویٰ نہ کرتا۔

پڑھنے والوں کو چاہئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں بلکہ وہ کلمات اس یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں جس کا قرآن وحدیث میں نام ونشان نہیں“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 295-296)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر کی طرف ہجرت

حضرت بانی مُسلم جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

۞...... ”مسیح ابن مریم کے فوت ہوجانے کے بارے میں ہمارے پاس اس قدر یقینی اور قطعی ثبوت ہیں کہ ان کے مفصل لکھنے کے لئے اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں۔ پہلے قرآن شریف پر نظر غور ڈالو اور ذرا آنکھ کھول کر دیکھو کہ کیونکر وہ صاف اور بیّن طور پر عیسیٰ بن مریم کے مرجانے کی خبر دے رہا ہے جس کی ہم کوئی بھی تاویل نہیں کرسکتے مثلاً یہ جو خدا تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ کی طرف سے فرماتا ہے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ (المائدہ :118) کیا ہم اس جگہ توفّی سے نیند مراد لے سکتے ہیں؟ کیا یہ معنے اس جگہ موزوں ہوں گے کہ جب تُو نے مجھے سلا دیا اور میرے پر نیند غالب کر دی تو میرے سونے کے بعد تُو اُن کا نگہبان تھا، ہرگز نہیں۔ بلکہ توَفّی کے سیدھے اور صاف معنے جو موت ہے وہی اس جگہ چسپاں ہیں۔ لیکن موت سے مراد وہ موت نہیں جو آسمان سے اُترنے کے بعد پھر وارد ہو کیونکہ جو سوال اُن سے کیا گیا ہے یعنی اُن کی اُمت کا بگڑ جانا اس وقت کی موت سے اس سوال کا کچھ علاقہ نہیں۔ کیا نصاریٰ اب صراطِ مستقیم پر ہیں؟ کیا یہ سچ نہیں کہ جس امر کے بارے میں خدا تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم سے سوال کیا ہے وہ امر تو خود آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک ہی کمال کو پہنچ چکا ہے۔ ماسوا اس کے حدیث کی رو سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فوت ہوجانا ثابت ہے۔ چنانچہ تفسیر معالم کے صفحہ 162 میں زیر تفسیر آیت یٰعِیْسٰٓی اِنِّی مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ (آل عمران :56) لکھا ہے کہ علی بن طلحہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ اِنِّیْ مُمِیْتُکَ یعنی میں تجھ کو مارنے والا ہوں۔ اس پر دوسرے اقوال اللہ تعالیٰ کے دلالت کرتے ہیں۔ قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَلَکُ الْمَوْتِ (السجدہ 12) ۔ اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ طَیِّبِیْنَ (النحل:33) اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ ظَالِمِیْ اَنْفُسِھِمْ (النحل:29) غرض حضرت ابن عباسؓ کا اعتقاد یہی تھا کہ حضرت عیسی فوت ہوچکے ہیں اور ناظرین پر واضح ہوگا کہ حضرت ابن عباسؓ قرآنِ کریم کے سمجھنے والوں میں سے اَوّل نمبر والوں میں سے ہیں۔ اور اس بارہ میں ان کے حق میں آنحضرت ﷺ کی ایک دعا بھی ہے“۔

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 224-225)

۞...... ”ایک اعلیٰ درجہ کی شہادت جو حضرت مسیح کے صلیب سے بچنے پر ہم کو ملی ہے اور جو ایسی شہادت ہے کہ بجز ماننے کے کچھ بن نہیں پڑتا، وہ ایک نسخہ ہے جس کا نام مرہمِ عیسیٰ ہے جو طبّ کی صدہا کتابوں میں لکھا ہوا پایا جاتا ہے۔ ان کتابوں میں سے بعض ایسی ہیں جو عیسائیوں کی تالیف ہیں اور بعض ایسی ہیں کہ جن کے مؤلف مجوسی یا یہودی ہیں اور بعض کے بنانے والے مسلمان ہیں۔ اور اکثر ان میں بہت قدیم زمانہ کی ہیں۔ تحقیق سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ اوّل زبانی طور پر اس نسخہ کا لاکھوں انسانوں میں شہرہ ہوگیا اور پھر لوگوں نے اس نسخہ کو قلم بند کر لیا۔ پہلے رومی زبان میں حضرت مسیح کے زمانے میں ہی کچھ تھوڑا عرصہ واقعہ صلیب کے بعد ایک قرابادین تالیف ہوئی جس میں یہ نسخہ تھا اور جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چوٹوں کے لئے یہ نسخہ بنایا گیا تھا۔ پھر وہ قرابادین کئی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوئی۔ یہاں تک کہ مامون الرشید کے زمانہ میں عربی زبان میں اس کا ترجمہ ہوا۔ اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارہ میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے حواریوں نے طیار کیا تھا۔ اور جن کتابوں میں ادویہ مفردہ کے خواص لکھے ہیں ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اُن چوٹوں کے لئے نہایت مفید ہے جو کسی ضربہ یا سقطہ سے لگ جاتی ہیں اور چوٹوں سے جو خون رواں ہوتا ہے وہ فی الفور اس سے خشک ہوجاتا ہے۔ اور چونکہ اس میں مُر بھی داخل ہے اس لئے زخم کیڑا پڑنے سے بھی محفوظ رہتا ہے اور یہ دوا طاعون کے لئے بھی مفید ہے اور ہر قسم کے پھوڑے پھنسی کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ دوا صلیب کے زخموں کے بعد خود ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے الہام کے ذریعہ سے تجویز فرمائی تھی یا کسی طبیب کے مشورہ سے طیار کی گئی تھی۔ اس میں بعض دوائیں اکسیر کی طرح ہیں خاص کر مُر جس کا ذکر توریت میں بھی آیا ہے۔ بہرحال اس دوا کے استعمال سے حضرت مسیح علیہ السلام کے زخم چند روز میں ہی اچھے ہوگئے اور اس قدر طاقت آگئی کہ آپ تین روز میں یروشلم سے جلیل کی طرف ستّر کوس تک پیادہ پا گئے۔ پس اس دوا کی تعریف میں اس قدر کافی ہے کہ مسیح تو اوروں کو اچھا کرتا تھا مگر اس دوا نے مسیح کو اچھا کیا“۔

(”مسیح ہندوستان میں“ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 56 تا 58)

۞...... واضح ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کے فرضِ رسالت کے رُو سے ملک پنجاب اور اس کے نواح کی طرف سفر کرنا نہایت ضروری تھا کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے جن کا نام انجیل میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑیں رکھا گیا ہے اِن ملکوں میں آگئے تھے جن کے آنے سے کسی مؤرخ کو انکار نہیں ہے اس لئے ضروری تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ملک کی طرف سفر کرتے اور ان گمشدہ بھیڑوں کا پتہ لگا کر خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچاتے۔ اور جب تک وہ ایسا نہ کرتے تب تک ان کی رسالت کی غرض بے نتیجہ اور نامکمل تھی کیونکہ جس حالت میں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان گمشدہ بھیڑوں کی طرف بھیجے گئے تھے تو پھر بغیر اس کے کہ وہ ان بھیڑوں کے پیچھے جاتے اور ان کو تلاش کرتے اور ان کو طریقِ نجات بتلاتے یونہی دنیا سے کوچ کر جانا ایسا تھا کہ جیسا کہ ایک شخص ایک بادشاہ کی طرف سے معمور ہو کہ وہ فلاں بیابانی قوم میں جا کر ایک کوآں کھودے اور اس کنوے سے ان کو پانی پلاوے۔ لیکن یہ شخص کسی دوسرے مقام میں تین چار برس رہ کر واپس چلا جائے اور اس قوم کی تلاش میں ایک قدم بھی نہ اٹھائے تو کیا اس نے بادشاہ کے حکم کے موافق تعمیل کی؟ ہرگز نہیں بلکہ اس نے محض اپنی آرام طلبی کی وجہ سے اس قوم کی کچھ پروانہ کی“۔

(”مسیح ہندوستان میں“ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 93 تا 94)

۞...... ”قرآن شریف نے ایک آیت میں صریح کشمیر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح اور اس کی والدہ صلیب کے واقعہ کے بعد کشمیر کی طرف چلے گئے۔ جیسا کہ فرماتا ہے وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ (المومنون : 51) یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی والدہ کو ایک ایسے ٹیلے پر جگہ دی جو آرام کی جگہ تھی اور پانی صاف یعنی چشموں کا پانی وہاں تھا۔ سو اس میں خدا تعالیٰ نے کشمیر کا نقشہ کھینچ دیا ہے اور اٰویٰ کا لفظ لغتِ عرب میں کسی مصیبت یا تکلیف سے پناہ دینے کے لئے آتا ہے اور صلیب سے پہلے عیسیٰ اور اس کی والدہ پر کوئی زمانہ مصیبت کا نہیں گزرا جس سے پناہ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ بے ایمان، شریر، خبیث النفس، ارضی خواہشوں کے اسیر اِن سے بہرہ ور ہوں۔

اہل لغت اور مفسرین کے حوالہ سے لفظ ’’الحکیم‘‘ کے مختلف معانی کا بیان اور اللہ تعالیٰ کی صفت حکیم کی پُرحکمت تشریحات۔

آج اگر کسی حَکَمْ نے فیصلہ کرنا ہے اور ہمیشہ سے جو حَکَمْ فیصلہ کرتا آیا ہے وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور وہی سب سے بڑا حَکَمْ ہے، منصف ہے، جج ہے جس نے فیصلے کئے ہیں اور ان کے فیصلوں کے مطابق ہم اسی دین پر قائم ہیں جو محمد مصطفیٰ ﷺ لے کر آئے تھے اور انشاء اللہ مرتے دم تک قائم رہیں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 7/دسمبر 2007ء بمطابق 7/فتح 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ چند خطبوں سے صفت عزیز کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف آیات میں جو مختلف مضامین بیان کئے ہیں اُن کا ذکر کر رہا تھا۔ جیسا کہ مَیں نے صفت عَزِیْز کے مضمون کے شروع میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے صفت عَزِیْز کا جہاں بیان فرمایا ہے ان آیات میں تقریباً نصف جگہ پر عَزِیْز اور حَکِیْم کو ملا کر بیان کیا ہے۔ تو آج مَیں صفت حَکِیْم کا بیان کروں گا۔ گو کہ صفت عَزِیْز کے ساتھ آیات کی وضاحت میں صفتِ حَکِیْم کا بھی کچھ بیان ہو چکا ہے لیکن اس لفظ حَکِیْم کے لغوی معنی اور ان معنوں کے اللہ تعالیٰ کی ذات کے تعلق میں، یعنی لفظ حَکِیْم جب خدا تعالیٰ کی ذات کے بارے میں بولا جاتا ہے، جب اس کی صفت کا بیان ہوتا ہے، تو اس کے حقیقی معنی کیا ہیں، پہلے اس کا بیان صحیح طریقے سے نہیں ہو سکا، وہ مَیں آج مختلف لُغات اور تفسیروں سے بیان کروں گا۔

لسانُ العرب میں لکھا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اَلْحَکِیْم حکمت والے کو کہتے ہیں۔ عربی کے الفاظ یہ ہیں کہ قِیْلَ اَلْحَکِیْمُ ذُوالْحِکْمَۃ یعنی حکمت والے کو حکیم کہتے ہیں اور اَلْحِکْمَۃ سے مراد یہ ہے کہ افضل ترین اشیاء پر، افضل علوم کے ذریعہ اطلاع پانا۔ اور اس کو بھی اَلْحَکِیْم کہتے ہیں جو مختلف امور کے اسرار و رموز کو مدنظر رکھ کر انہیں عمدگی اور مہارت سے بجا لائے۔ یعنی افضل ترین اشیاء، بہترین اشیاء، مثلاً پیدائش کے لحاظ سے، خصوصیات کے لحاظ سے، بناوٹ کے لحاظ سے، مقام کے لحاظ سے، مرتبہ کے لحاظ سے، علم کے لحاظ سے، غرض ہر لحاظ سے جو بہترین چیزیں ہیں ان کا کامل علم اور مکمل طور پر احاطہ کرنا۔ یہ حکمت سے مراد ہے۔ اور پھر ان کی گہرائی تک علم حاصل کرنا اور وَالْحَکِیْم عالم اور صاحب حکمت کو بھی اَلْحَکِیْم کہتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ حدیث میں قرآن کریم کی صفت اس طرح بیان ہوئی ہے کہ وَهُوَالذِّکْرُالْحَکِیْم یعنی یہ قرآن تمہارے لئے حاکم ہے اور تم پر حاکم ہے یا یہ ایسی محکم کتاب ہے جس میں کوئی اختلاف اور اضطراب نہیں۔ صاف احکام ہیں، کوئی ابہام نہیں، جن سے کسی قسم کے نقصان کا احتمال کرتے ہوئے انسان ڈرے۔ لیکن اس کے سمجھنے کے لئے تقویٰ شرط ہے۔ صاف دل ہونا شرط ہے۔ اس محکم کتاب کو، جو خدائے حکیم کی طرف سے نازل ہوئی، سمجھنے کے لئے اپنی استعدادوں کے مطابق حکیم ہونا ضروری ہے تب ہی اس کے محکم ہونے کی سمجھ آئے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے ایک جگہ فرمایا ہے کہ:

’’علوم ظاہری اور علوم قرآنی کے حصول کے درمیان ایک عظیم الشان فرق ہے۔ دنیوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقویٰ شرط نہیں ہے۔ صَرف و نحو، طبعی، فلسفہ، ہیئت و طبابت پڑھنے کے واسطے یہ ضروری امر نہیں ہے کہ وہ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو اور امرالٰہی اور نواہی کو ہر وقت مدنظر رکھتا ہو، اپنے ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حکومت کے نیچے رکھے۔ بلکہ بسا اوقات عموماً دیکھا گیا ہے کہ دنیوی علوم کے ماہر اور طلبگار دہریہ منش ہو کر ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہوتے ہیں۔ آج دنیا کے سامنے ایک زبردست تجربہ موجود ہے‘‘۔

فرماتے ہیں کہ ’’یورپ اور امریکہ باوجودیکہ وہ لوگ ارضی علوم میں بڑی بڑی ترقیاں کر رہے ہیں‘‘۔ دنیاوی علوم میں بڑی بڑی ترقیاں کر رہے ہیں۔ ’’اور آئے دن نئی ایجادات کرتے رہتے ہیں لیکن ان کی روحانی اور اخلاقی حالت بہت ہی قابل شرم ہے۔ لندن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے حالات جو کچھ شائع ہوئے ہیں ہم تو اُن کا ذکر بھی نہیں کر سکتے۔ مگر علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ اس میں توبۃ النّصوح کی ضرورت ہے۔ جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھا لے اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیازمندی کے ساتھ رجوع نہ کرے قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلّی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کے لئے تقویٰ بطور نَردبان کے ہے‘‘، یعنی ایک سیڑھی کے طور پر ہے۔ ایک اوپر لے جانے والا جو کوئی ذریعہ ہے، اس طور پر تقویٰ ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے تقویٰ ایک انتہائی ضروری چیز ہے۔

فرماتے ہیں کہ ’’پھر کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ بے ایمان، شریر، خبیث النفس، ارضی خواہشوں کے اسیر، ان سے بہرہ وَر ہوں۔ اس واسطے اگر ایک مسلمان، مسلمان کہلا کر خواہ وہ صرف و نحو، معانی و بدیع وغیرہ علوم کا کتنا ہی بڑا فاضل کیوں نہ ہو، دنیا کی نظر میں شیخ الکل فی الکُل بنا بیٹھا ہو لیکن اگر تزکیہ نفس نہیں کرتا تو قرآن شریف کے علوم سے اس کو حصہ نہیں دیا جاتا‘‘۔

فرماتے ہیں ’’مَیں دیکھتا ہوں کہ اس وقت دنیا کی توجہ ارضی علوم کی طرف بہت جھکی ہوئی ہے اور مغربی روشنی نے تمام عالم کو اپنی نئی ایجادوں اور صنعتوں سے حیران کر رکھا ہے۔ مسلمانوں نے بھی اگر اپنی فلاح اور بہتری کی کوئی راہ سوچی تو بدقسمتی سے یہ سوچی ہے کہ وہ مغرب کے رہنے والوں کو اپنا امام بنا لیں اور یورپ کی تقلید پر فخر کریں۔ یہ تو نئی روشنی کے مسلمانوں کا حال ہے۔ جو لوگ پرانے فیشن کے مسلمان کہلاتے ہیں اور اپنے آپ کو حامیٔ دینِ متین سمجھتے ہیں، ان کی ساری عمر کی تحصیل کا خلاصہ اور لُبّ لُباب یہ ہے کہ

صرف ونحو کے جھگڑوں اور اُلجھیڑوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ضَآلِّیْن کے تلفّظ پر مرمٹے ہیں‘‘۔ کہ ضَآلِّیْن کس طرح کہنا ہے۔ ’’قرآن شریف کی طرف بالکل توجہ ہی نہیں اور ہو کیونکر جبکہ وہ تزکیہ نفس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ282-283جدید ایڈیشن)

تو آپؑ نے فرمایا کہ جونئی روشنی کے چاہنے والے ہیں وہ بھی تقویٰ سے عاری ہیں اور جو اپنے آپ کو عالم سمجھتے ہیں وہ بھی تقویٰ سے عاری ہیں اور جب تک تقویٰ نہ ہو قرآنی علوم حاصل نہیں ہوتے۔

پھر اس کے معنی کے لحاظ سے مَیں آگے چلتا ہوں۔ مفردات امام راغب میں لکھا ہے کہ حکمت کا مطلب علم اور عقل کی مدد سے حق بات تک پہنچ جانا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے صاحب حکمت ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کی اشیاء کے بارہ میں معرفت اور ان کو غایت درجہ تک تکمیل اور عمدگی کا حامل بنا کر وجود میں لانا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی بھی چیز اور اس کی تکمیل کے بارے میں جو معرفت ہے اس کو عمدگی کا حامل بنا کر وجود میں لانا، کوئی اس میں نقص نہ رہنے دینا۔ اور انسان کے صاحب حکمت ہونے سے مراد ہے، ان وجود میں لائی گئی اشیاء کی معرفت حاصل کر لینا اور بھلائی کے کام کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے بارے میں معرفت حاصل کرنا، علم حاصل کرنا۔ تو دنیاوی علم حاصل کرنا بھی جو کہلاتا ہے وہ منع نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اس کی طرف رہنمائی بھی فرمائی گئی ہے۔ لیکن تقویٰ سے عاری ہو کر صرف اسی کو سب کچھ سمجھنا اور دین کا خانہ خالی رکھنا، یہ چیز حکمت سے عاری ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ جب اللہ کے بارہ میں کہا جائے کہ وہ حکیم ہے تو اس سے وہ معانی مراد نہیں ہوتے جو معانی کسی انسان کو حکیم کہنے سے ہوتے ہیں۔ اسی مفہوم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ (التین:09) کہ اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہے، یہ بھی اسی لفظ سے نکلا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف لغات کے حوالے سے حکمت اور حکیم کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں۔ اَلْحَکِیْم کا ایک معنی عالم کا ہے۔ پھر ایک معنی صَاحِبُ الْحِکْمَة کے ہیں (حکمت والا)۔ ایک معنی تمام کاموں کو اچھی طرح کرنے والا۔ جس کے کاموں کو کوئی بگاڑ نہ سکے۔ اور حکمت کے معنے ہیں، عدل، علم، حلم یعنی دانائی۔ پھر ایک معنی ہیں ہر وہ بات جو جہالت سے روکے، ہر وہ کلام جو سچائی کے موافق ہو۔ بعض کے نزدیک اس کے معانی وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ مَوْضِعِہٖ کے ہیں۔ یعنی ہر امر کو اس کے مناسب حال طور پر استعمال کرنا۔ نیز اس کے ایک معنی صَوَابُ الْاَمْرِ وَسِدَادُہٗ۔ بات کی حقیقت اور اس کا مغز۔ حکم جو حکیم کا مادہ ہے، اس کے معانی ہیں۔ اصلاح کی خاطر کسی کو کام سے روکنا اور اسی وجہ سے جانور کی لگام کو حَکَمَة کہتے ہیں۔

تفسیر کی کتاب روح المعانی میں آیت قَالُوْا سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ (البقرۃ:33) کی علامہ محمود آلوسی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہاں فرشتوں نے علم کو بکمالہٖ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا اور پھر اس کے بعد اس کی صفت حکیم کا اقرار کیا کیونکہ ان پر حقیقت کھل گئی تھی۔

یہ آگے پھر تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں، الْحِکْمَة کے معانی ہیں: روکنا۔ اسی سے سواری کے منہ میں ڈالی جانے والی لگام کو اَلْحَکَمَة کہتے ہیں، کیونکہ وہ اسے کجی سے روکتی ہے۔ نیز علم کو بھی حکمت کہتے ہیں کیونکہ یہ طریق اس کام میں بگاڑ پیدا ہونے میں روک بنتا ہے اور حکیم کے معانی ہیں ذُوالْحِکْمَة: یعنی حکمت والا اور بعض نے حکیم کے معانی یہ کئے ہیں کہ وہ جو اپنی تمام مخلوقات کو محکم طور پر بنانے والا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی تفسیر کی ہے جس کو مَیں اختصار سے یہاں بیان کرتا ہوں۔ اس آیت کو سمجھنے کے لئے گزشتہ آیات کو بھی دیکھنا ہوگا۔ یہ جو آیت تھی لَاعِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا (البقرۃ:33)، اس سے پہلی آیات ہیں۔ وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً۔ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَ یَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ۔ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ:31) یعنی اور یاد رکھ جب تیرے ربّ نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً مَیں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا تو اس میں وہ بنائے گا جو اس میں فساد کرے اور خون بہائے۔ جبکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اس نے کہا یقیناً مَیں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ پھر اگلی آیت میں آتا ہے کہ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ ھٰٓؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (البقرۃ:32) اور اس نے آدم کو تمام نام سکھائے۔ پھر ان مخلوقات کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ مجھے ان کے نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو۔ اس پر فرشتوں نے کہا کہ قَالُوْا سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ (البقرۃ:33) انہوں نے کہا کہ پاک ہے تُو ہمیں کسی بات کا کچھ علم نہیں سوائے اس کے جس کا تو ہمیں علم دے۔ یقیناً تو ہی ہے جو دائمی علم رکھنے والا اور بہت حکمت والا ہے۔

جیسا کہ ہم اَلْحَکِیْم کے لغوی معنی میں دیکھ آئے ہیں کہ اس کے معنی حکمت والا اور تمام کاموں کو اچھی طرح کرنے والا ہیں یعنی جسے کوئی بگاڑ نہ سکے۔ پھر اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ بات کی حقیقت اور اس کے مغز تک پہنچنا۔ یہ تمام معنی اَقْرَب نے کئے ہیں۔ بہرحال یہ آیت اور اس سے پہلے کی جو آیات ہیں، جو مَیں نے ابھی پڑھ کر سنائیں، ترجمہ ہم نے سن لیا ان سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کیا معاملہ درپیش تھا۔ اس پر فرشتوں نے کہا کہ ہمیں جتنا تُو نے سکھایا ہے اتنا ہی ہمیں علم ہے۔ پہلے انہوں نے کہا آدم کو کیوں پیدا کرنے لگا ہے؟ فساد پیدا کرنے کے لئے؟ جب اللہ تعالیٰ نے سب کچھ معاملہ سامنے رکھا تو اس پر ان کا جواب تھا، ہمیں تو وہی علم ہے جتنا تُو نے ہمیں سکھایا۔ ہم اس بات کا بہرحال احاطہ نہیں کر سکتے جو تیرے علم میں ہے کیونکہ تُو تو اَلْعَلِیْم بھی ہے اور اَلْحَکِیْم بھی۔ یعنی تُو بہت جاننے والا اور بہت زیادہ حکمت والا ہے۔ ہم نے تو ظاہری امور کو مدنظر رکھ کر یہ کہہ دیا تھا کہ آدم کی وجہ سے خونریزی اور فساد پیدا ہوگا اور فرشتوں نے بھی جو یہ کہا تھا اپنے علم کے مطابق غلط نہیں کہا تھا۔ آج دیکھ لیں دنیا میں فساد اور خونریزی بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ دنیا اس سے بھری پڑی ہے تو اس کا نعوذ باللہ یہ مطلب بھی نہیں کہ فرشتوں کا علم خدا تعالیٰ سے زیادہ تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ بتایا کہ مَیں جو خلیفہ بنانے لگا ہوں، یہ وجہ فساد نہیں ہوں گے اور فرشتوں نے فوراً سمجھ لیا۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ اے اللہ تُو یقیناً علیم اور حکیم ہے، ہم اب سمجھ گئے ہیں کہ ابن آدم جو خونریزی کریں گے، جو فساد ہوگا اس کی ذمہ داری آدم پر نہیں ہوگی بلکہ اس کی وجہ بیرونی دشمنی یا اندرونی کمزوری ہوگی۔ وہ وجود ہوں گے جو اندرونی طور پر کمزور ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے خلیفہ نے تو نیکیوں اور اعمال صالحہ کی تلقین کی لیکن بیرونی دشمنوں نے اس وجہ سے فساد پھیلایا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے اور اندرونی طور پر بعض نے عمل نہ کیا جس کی وجہ سے کمزوریاں بڑھتی گئیں اور فساد پھیلتا گیا۔ تمام انبیاء کی امتوں کو بعد میں ایسے ہی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ بتایا اور فرشتے اس بات کو سمجھ گئے کہ آدم کی خلافت کے نتیجے میں خونریزی اور فساد تو ہو سکتے ہیں اور ہوں گے لیکن ایسے وجودوں کا ظہور بھی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی متعدد صفات کے حامل ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے مظہر ہوں گے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق آدمؑ کو صفات الٰہیہ کی تعلیم دی اور آدمؑ نے اس پر عمل کر کے بتا دیا کہ صفات الٰہیہ کا کامل ظہور بغیر ایسے معبود کے جس میں خیر اور شرّ کی طاقتیں رکھی ہوں نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ دونوں میں سے ایک کو اختیار کرے اور خیر کی طاقتوں کو محبت الٰہی کے جذبے سے سرشار ہو کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اختیار کرے۔ فرشتوں میں تو یہ طاقتیں نہیں ہیں انہوں نے تو وہی کرنا ہے جس کا حکم ہے۔ اس لئے کسی شاعر نے کہا ہے۔ ؎

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

پس جیسا کہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اقتباس میں بھی ہم دیکھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم کو سمجھنے کے لئے خیر اور تقویٰ شرط ہے اور جب یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی صفات بھی انسان اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ صفات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے اندر پیدا کیں اور انسان کامل کہلائے۔ پس فرشتوں نے آدم کی پیدائش پر بھی یہ اقرار کیا اور ہر نبی کی پیدائش پر بھی یہ اقرار کرتے ہیں کہ ان کا علم محدود ہے اور انسان کا اُن کے مقابل پر علم لامحدود ہے اور اس بات سے انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ اللہ تعالیٰ اَلْعَلِیْم اور اَلْحَکِیْم ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ضمن میں ایک یہ نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ آدمؑ کے واقعہ کی تفصیل بیان کرنے سے پیدائش عالم کی غرض اور حکمت بتانا مقصود ہے کہ ہر زمانے میں الہام الٰہی کا ظہور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہوتا ہے اور جو لوگ نبیوں پر معترض ہیں وہ گویا اس بات پر اعتراض کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسانی پیدائش کی غرض کو کیوں پورا کرنے لگا ہے۔ آج کل کے معترضین مسلمانوں میں سے بھی ہیں۔ باوجود اس کے کہ یہ آیت پڑھتے ہیں پھر سمجھتے نہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اس بات کو ماننے سے انکاری ہیں کہ ہر زمانے میں خیر کو پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے چنیدہ بندے بھیجتا ہے اور اس زمانہ میں اس نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے تو اس پر کیا اعتراض ہے۔ جو لوگ اعتراض کرتے ہیں تو پھر یہ بالواسطہ خدا تعالیٰ کی انسانی پیدائش کی غرض پر اعتراض ہے۔ پس سوچنے والوں کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے۔

پھر آپ نے ایک نکتہ یہ بیان فرمایا کہ جب فرشتوں نے عرض کی لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا تو اس کا صرف اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ ہمیں اتنا ہی علم ہے جتنا تُو نے ہمیں سکھایا بلکہ اس کی گہرائی میں دیکھیں تو یہ مطلب ہے کہ فرشتوں نے یہ اعتراف کیا کہ ہمارا علم اس طرح نہیں بڑھتا جس طرح انسان کا بڑھتا ہے اور اُسے یعنی انسان کو اِسے بڑھانے کی مقدرت بھی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو طاقت اور قدرت دی ہے۔ اور پھر فرشتوں نے اس بات سے یہ اعتراف کیا کہ ہمارے اندر وہی ایک قسم کی طاقتیں ہیں جو تُو نے ہمارے اندر رکھی ہیں اور ان طاقتوں کے ساتھ ہم انسان کے متنوع اور جامع علوم کو نہیں پہنچ

سکتے۔ یعنی فرشتوں کا اقرار ہے کہ ہم سمجھ گئے ہیں کہ انسان کی پیدائش میں حکمت ہے اور انسان کے سپرد ایسا کام ہے جو ہم نہیں کر سکتے۔ اگر بعض انسان صرف شرّ پھیلانے والے ہیں تو اس پیدائش کی حکمت کا رَد اس وجہ سے نہیں کیا جا سکتا۔ پھر اس متنوع قسم کے کاموں کے ساتھ جو تسبیح اور تحمید کرنے والے ہیں وہ اس میں فرشتوں سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔

شیخ اسماعیل حقّی لکھتے ہیں کہ اَلْحِکْمَة وہ معارفِ حقّہ اور احکامِ شریعہ ہیں جن کے ذریعہ نفوس کی تکمیل ہوتی ہے، اَلْحَکِیْم جو حکمت و مصلحت کے تقاضے کے مطابق کام کرے۔ بزرگ و برتر اشیاء کی معرفت اعلیٰ ترین علم کے ذریعہ حاصل کرنے کو حکمت کہتے ہیں اور تمام اشیاء میں سے معزز ترین اور بالاترین خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا اس کی معرفت کی کنہ کو نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ حَکِیْم ہے اس وجہ سے کہ وہ بالا اور معزز ترین اشیاء کو بلند ترین علم کے ذریعہ سے جانتا ہے۔ کیونکہ عظیم ترین علم وہ ازلی دائمی علم ہے جس کا زوال متصور نہ ہو، کوئی تصور نہ کر سکے اور وہ علم اس چیز کے حالات سے، جس کے متعلق وہ علم ہے، ایسی کامل مطابقت رکھتا ہے کہ اس میں ذرّہ بھر بھی اخفاء یا شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں، کوئی مشتبہ نہیں اور یہ وصف صرف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ ہاں بسا اوقات ایسے شخص کو بھی حَکِیْم کہا جاتا ہے جو کسی چیز کی صنعتکاری کی باریک در باریک تفصیلات کا علم رکھتا ہو اور اس چیز کو کمال عمدگی سے بناتا ہو۔ اور اس پہلو سے بھی تمام کمال صرف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے کیونکہ وہی حکیم مطلق ہے۔ اور جو شخص تمام اشیاء کی معرفت رکھتا ہو مگر اللہ کا عرفان نہ رکھتا ہو وہ حَکِیْم کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے عظیم اور بزرگ ترین چیز یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ دنیاوی چیزوں میں ترقی بھی بڑی کر لی لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ بند ہے اس لحاظ سے وہ حکمت سے عاری ہیں۔ باوجود تمام دنیاوی ترقیوں کے اس تعریف کی رو سے ان کو حَکِیْم نہیں کہا جا سکتا۔

پھر کہتے ہیں کہ ’’حکمت تمام علوم میں سے سب سے زیادہ شرف رکھنے والا علم ہے اور کسی علم کی جلالتِ شان معلوم (یعنی جس چیز کا علم حاصل کیا جائے اس کی شان، بزرگی اس کا جلال ہے) کی جلالت شان کے مطابق ہوتی ہے‘‘۔ کسی علم کی جو بڑائی ہے، اس کی جو شان ہے وہ جس کے بارے میں علم حاصل کیا جائے اس کی شان کے مطابق ہوتی ہے۔’’ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر تو کوئی صاحبِ شرف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کر لے وہ حَکِیْم ہے اگرچہ دیگر رسمی علوم میں وہ کمزور ہی ہو۔ اس کی زبان بہت روانی سے نہ چلتی ہو۔ اس کا بیان بظاہر بہت زوردار نہ بھی ہو۔ ہاں بندے کی حکمت کی اللہ تعالیٰ کی حکمت سے نسبت ایسی ہی ہے جیسے بندے کو حاصل اللہ کی معرفت کی، خود اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات کی معرفت سے نسبت ہے‘‘۔ یعنی حکمت کا بھی وہی معیار ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بڑی وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات کے بارے میں جو معرفت ہے، جو علم ہے اُتنا بندے کو تو نہیں ہو سکتا۔ پس جتنا بندے کا معیار اس علم کے حاصل کرنے کے بارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ہے۔ اور جو علم اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات کے بارے میں ہے ان کے درمیان جو فرق ہے وہی انسان کی اور اللہ تعالیٰ کی حکمت کے درمیان فرق ہے۔

آگے پھر کہتے ہیں کہ ’’لیکن اگرچہ بندے کی حاصل حکمت کو اللہ کی حکمت سے بہت دُور کی نسبت ہے لیکن پھر بھی یہ بندے کو حاصل ہونے والی حکمت تمام معرفتوں میں سے نفیس ترین اور اپنی خوبی کے اعتبار سے کثیر ترین ہے اور جسے حکمت عطا کر دی جائے تو یقیناً اسے خیر کثیر عطا کر دی گئی اور نصیحت تو صرف عقلمند ہی حاصل کرتے ہیں‘‘۔ یہ ایک آیت کی تشریح ہے جو مَیں نے پڑھی۔

پھر کہتے ہیں کہ ’’ہاں یہ بات درست ہے کہ جسے پھر اللہ کی معرفت حاصل ہو جائے اس کا کلام اس کے غیر سے مختلف ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص چیزوں کی جزئیات میں کم ہی جاتا ہے بلکہ اس کا کلام اجمالی ہوتا ہے نیز وہ عارضی اور دنیاوی مصالح کی بجائے اُن اُمور کی طرف توجہ کرتا ہے جو عاقبت میں نفع بخش ہوتے ہیں اور جبکہ اس کے کلمات کلیۃً اللہ تعالیٰ کی معرفت کے طفیل لوگوں کے نزدیک بھی واضح ترین ہوتے ہیں اس لئے بسا اوقات لوگ اس کے کلام کے لئے حکمت کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور اس قسم کا کلام کرنے والے شخص کے لئے حَکِیْم کا لفظ بولتے ہیں اور یہ ویسا ہی مضمون ہے جیسا کہ حضرت سید الانبیاء ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ رَاْسُ الْحِکْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰہِ یعنی اللہ کا خوف ہی اصل حکمت ہے۔ تقویٰ ہی اصل حکمت ہے‘‘۔

حضرت ابن عباسؓ کے نزدیک حَکِیْم وہ ہے جو مجرموں کا مؤاخذہ کرتے ہوئے حکمت کے تقاضوں کو ترک نہیں کرتا۔ اس کی تشریح کر رہے ہیں کہ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَ تْکُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (البقرۃ:210) تو کہتے ہیں کہ عزیز وہ ہے جو اپنے امر پر غالب ہے۔ کوئی چیز اسے تم سے نافرمانوں سے انتقام لینے سے نہیں روکتی۔ لیکن وہ حکیم بھی ہے جو مجرموں کا مؤاخذہ کرتے ہوئے حکمت کے تقاضوں کو ترک نہیں کرتا۔

پھر دوسری آیت کے بارے میں ہی بیان کرتے ہیں کہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ۔قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۔قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ۔ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا۔ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (البقرۃ:261) کہ اور کیا تُو نے اس پر بھی غور کیا جب ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے ربّ! مجھے دکھلا کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے؟ اس نے کہا کیا تو ایمان نہیں لا چکا؟ اس نے کہا کیوں نہیں؟ مگر اس لئے پوچھا ہے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے، اس نے کہا تو چار پرندے پکڑ لے اور انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لے۔ پھر ان میں سے ایک ایک کو پہاڑ پر چھوڑ دے پھر انہیں بلا۔ وہ جلدی کرتے ہوئے تیری طرف چلے آئیں گے اور جان لے کہ اللہ غلبہ والا اور بہت حکمت والا ہے۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں یہاں صرف حَکِیْم کے معنی استعمال کئے ہیں کہ اپنے تمام افعال میں حکمت بالغہ سے کام لینے والا، اس کے افعال کی بنا روزمرہ کے اسباب پر نہیں کیونکہ وہ خارق عادت نشان دکھانے سے عاجز نہیں بلکہ اس کے جملہ افعال اپنے اندر بے شمار حکمتیں اور مصلحتیں لئے ہوئے ہیں۔ نشانات اللہ تعالیٰ دکھا سکتا ہے اور ایسے ایسے عجیب نشان دکھاتا ہے کہ بندہ وہاں تک پہنچ نہیں سکتا۔

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے نشان مانگا ہے جس کا ذکر ہے اور اس پر خدا تعالیٰ کا جواب یہ ہے جو ابھی پڑھا گیا۔ مفسرین اس کو ظاہری ایمان پر محمول کرتے ہیں اور بعض کی عجیب عجیب اس بارے میں تفسیریں ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس کی تفسیر کی ہے۔ مَیں اس کا مختصر ذکر کرتا ہوں جو اس کی حقیقت پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی کہ احیاءِ موتیٰ کا کام جو میرے سپرد ہے وہ کس طرح ہوگا؟ مُردوں کو یعنی روحانی مردوں کو زندہ کرنے کا کام جو میرے سپرد ہے وہ کس طرح ہوگا؟ تو اے اللہ! تُو ہی مجھے دکھا کہ قوم میں زندگی کس طرح پیدا ہوگی جبکہ مَیں بوڑھا ہوں اور کام بھی بے انتہا اہم ہے۔ یہ کس طرح پورا ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چار پرندے لے کر ان کو سدھا، انہیں پہاڑوں پر رکھ دے وہ تیری طرف آئیں گے۔ تو اس کی تشریح میں فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی اولاد کی تربیت کر۔ وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے احیاءِ دین کے کام کی تکمیل کریں گے اور یہ روحانی پرندے حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، ان میں سے دو کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے براہ راست تربیت کی اور دو کی بالواسطہ۔ پہاڑ پر رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے رفیع الشان، رفیع الدرجات ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اور چار پرندوں کو علیحدہ علیحدہ پہاڑ پر رکھنے سے یہ بھی مراد ہے کہ احیاءِ دین چار مختلف وقتوں میں ہوگا۔ ایک تو پہلے زمانے میں ہوا۔ پھر کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا بھی کی تھی کہ مَیں اپنی اولاد کے بارے میں بھی یہ نشان دیکھنا چاہتا ہوں یعنی بعد میں آنے والوں میں بھی یہ نشان ظاہر ہو کہ وہ احیاءِ موتیٰ کرنے والے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری قوم چار مرتبہ مُردہ ہوگی اور ہم چار مرتبہ زندہ کریں گے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں پہلے یہ آواز بلند ہوئی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز تھی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے آواز بلند ہوئی۔ پھر آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے آواز بلند ہوئی اور اب اس زمانہ میں چوتھی مرتبہ وہ آواز بلند ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے بلند ہوئی۔

پس پہلا پرندہ موسوی امت تھی، دوسرا پرندہ عیسوی امت تھی اور تیسرا پرندہ آنحضرت ﷺ کی امت تھی جن پر آپؐ کا جلالی ظہور ہوا اور چوتھا پرندہ جمالی ظہور کی مظہر جماعت احمدیہ ہے جن کے ذریعہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب کو راحت پہنچی اور نزدیک اور دُور کی اولاد کے زندہ ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نظارے دکھائے اور یہی خدا تعالیٰ کے عَزِیْز اور حَکِیْم ہونے کا اظہار ہے اور یہ زندہ ہونا اب ہم پر بحیثیت احمدی ایک ذمہ داری بھی ڈالتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جو احیاءِ موتیٰ اس

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

زمانے میں ہونا تھا اس نے دائمی رہنا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی پُرحکمت تعلیم جو تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے اس سے چمٹے رہنا ضروری ہے تا کہ ہر فرد جماعت احیاءِ موتیٰ کا نظارہ دکھانے والا بھی ہو اور دیکھنے والا بھی ہو۔ پس جب تک ہم تقویٰ پر قائم رہیں گے یہ نظارے انشاء اللہ دیکھتے رہیں گے۔

پھر حضرت ابن عباسؓ ایک مثال میں بیان کرتے ہیں کہ اَفَغَیْرَاللّٰہِ اَبْتَغِیْ حَکَمًا۔ سورۃ الانعام کی 115ویں آیت ہے۔ کہتے ہیں کہ حَکَمْ اپنے معنے کے اعتبار سے حاکم سے وسیع تر مفہوم رکھتا ہے۔ حَکَمْ اس حاکم کو کہتے ہیں جس کا کوئی ہمسر نہ ہو اور جسے اس کام کے لئے بطور خاص مختص کیا گیا ہو۔ اسی وجہ سے حَکَمْ کی صفت صرف عادل کے لئے آتی ہے یا اس کے لئے استعمال ہوتی ہے جسے بار بار فیصلے کرنے کا موقع ملتا ہے۔

یہ جو آیت ہے اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ جو میرا حَکَمْ ہے اس کے علاوہ کسی اور کو مَیں کیوں حَکَمْ بناؤں۔ کسی اور کے پاس فیصلے کروانے کے لئے کیوں جاؤں؟ یا فیصلے کرانے کے لئے اللہ کے علاوہ دوسرے انسانوں کو کیوں بلاؤں؟ جبکہ خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے اور وہ سب سے زیادہ بہترین فیصلہ کرنے والوں میں سے ہے۔ مخالفین دین آج جتنا بھی شور مچاتے رہیں کہ ہم فیصلہ کرتے ہیں، ایک مومن کا یہی جواب ہونا چاہئے اور ہوتا بھی ہے کہ اَفَغَیْرَاللّٰہِ اَبْتَغِیْ حَکَمًا (الانعام:115) یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ مَیں کوئی اور فیصلے کرنے والا ڈھونڈوں؟ مجھے تو کسی دوسرے کی حاجت نہیں ہے۔ مَیں تو اس یقین سے پُر ہوں اور مَیں اس یقین پر قائم ہوں کہ اللہ جو حَکِیْم اور حَکَمْ ہے اس نے ایک ایسی پُرحکمت تعلیم کی طرف میری رہنمائی کر دی ہے اور ایسے فیصلہ کُن نشان دکھا دیئے ہیں کہ مجھے ضرورت نہیں کسی اور کے پاس جانے کی۔ جس مرضی نام نہاد عالم کی یا بڑے آدمی کی تحریریں لے آؤ جو میرے خلاف ہیں اگر خدا تعالیٰ کا فیصلہ میرے ساتھ ہے تو کوئی پرواہ نہیں کہ تم کتنا شور مچاتے ہو۔ تمہارے دنیاوی منصب تو لوگوں کی حمایت کے مرہون منت ہیں اور جب اسمبلیاں اور عدالتیں اور حکومتیں فیصلہ کرتی ہیں تو شور مچانے والوں کی اور بعض اوقات شر پسندوں کی طاقتوں کو دیکھتی ہیں لیکن میرا خدا جو غالب بھی اور حکیم بھی ہے جب فیصلہ دیتا ہے تو وہ فیصلہ ہے جو ہماری دنیا و آخرت سنوارنے والا فیصلہ ہے۔ پس ایسے خدا کے علاوہ مجھے کسی منصف کی ضرورت نہیں ہے۔ آج ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں۔ آج ہم قرآنی پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھ کر اس یقین پر قائم ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی مسیح و مہدی ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی تھی اور خدا کی کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دے کر آنے والے مسیح کی آمد کا اعلان کر رہی ہے۔ خدا کی کتاب آنحضرت ﷺ کی اُمّت میں سے ہی مسیح و مہدی کی آمد کا اعلان کر رہی ہے۔ تو پھر عدالتیں یا حکومتیں یا اسمبلیاں کیا حیثیت رکھتی ہیں کہ ہم ان کے فیصلوں کو تسلیم کریں اور خدا تعالیٰ کے فیصلے کو جو اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن ہے ردّ کر دیں۔ پس اس فیصلے کو جو عزیز و حکیم خدا نے کیا ہے ردّ کرنے والے ردّ کئے جائیں گے۔ ہمیں زور لگانے والے، یا ہمیں کہنے والے کہ اس کو ردّ کر دو، وہ خود ردّ کئے جائیں گے اور ہم انشاء اللہ ہمیشہ کی طرح کامیابی کی منزلیں طے کرتے چلے جائیں گے۔ اس لئے چاہے وہ پاکستان کی اسمبلی ہو یا کسی اور ملک کی اسمبلی ہو ہمیں اُن کے فیصلوں کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں۔ کیونکہ ان کے فیصلے تقویٰ سے عاری اور جہالت کے پلندے ہوتے ہیں۔ آج اگر کسی حَکَمْ نے فیصلہ کرنا ہے اور ہمیشہ سے جو حَکَمْ فیصلہ کرتا آیا ہے وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور وہی سب سے بڑا حَکَمْ ہے، منصف ہے، جج ہے جس نے فیصلے کئے ہیں اور ان کے فیصلوں کے مطابق ہم اسی دین پر قائم ہیں جو محمد مصطفیٰ ﷺ لے کر آئے تھے اور انشاء اللہ مرتے دم تک قائم رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اس حکیم خدا کی صفتِ حکیم کو بھی اپنانے کی توفیق دے اور ہمیشہ حکمت سے چلنے والے اور خدا تعالیٰ کے احکامات پر حقیقی طور پر تقویٰ سے چلتے ہوئے عمل کرنے والے ہوں۔

ضمناً مَیں یہ بھی بتا دوں کہ آج کل ایم ٹی اے پر ایک پروگرام مولانا دوست محمد صاحب شاہد دے رہے ہیں جو 1974ء کی اسمبلی کے بارے میں حالات پر ہے۔ وہاں ماشاء اللہ بڑی حقیقت بیانی ہو رہی ہے۔ خوب کھول کھول کر ان کے کچے چٹھے بیان ہو رہے ہیں اور مخالفین کے پاس ان کا جواب نہ اُس وقت تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اسمبلی میں پیش ہوئے تھے، نہ آج ہے اور نہ کبھی ہو سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت ہی ہے جس نے ہمیشہ صحیح رستے پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا اظہار اپنے ہر ماننے والے پر بھی کرنا ہے اور دنیا میں بھی پھیلانا ہے۔

☾☾☾☾☾ ✿✿✿✿ ☾☾☾☾☾

گاجر۔ صحت، راحت، توانائی سے بھرپور غذا

جاڑوں کے موسم میں آنے والی قدرت کی یہ اہم سوغات گاجر بڑے شوق سے مختلف انداز میں کھائی جاتی ہے۔ گلی گلی میں اس کے حلوے کے تھال مٹھائی کی دکانوں پر سجے نظر آتے ہیں۔ گھروں میں بھی اس کی کھیر اور حلوہ بڑے اہتمام سے تیار ہوتا ہے۔ دعوتوں میں اس کا حلوہ ایک اہم میٹھی ڈش شمار ہوتا ہے۔ گاجر کی کاشت دنیا بھر میں ہوتی ہے اور ہر جگہ یہ بڑے شوق سے کھائی جاتی ہے۔ گاجر حیاتین الف (وٹامن اے) سے بھرپور ہوتی ہے۔ یہ الکلی اجزاءِ نمکیات سے لبریز سبزی ہے۔

گاجر پوٹاشیئم، کیلشیم، فاسفورس، گندھک اور سوڈیم جیسے اہم نمکیات کا خزانہ ہے۔ اس کا شمار بہترین طاقت بخش غذائی اشیا میں ہوتا ہے۔ خاص طور پر اس میں موجود زرد رنگ یعنی بیٹا کیروٹین اس کا بہت اہم جز ہے۔ یہی جسم میں جا کر حیاتین الف میں تبدیل ہوتا ہے اور یہ حیاتین جسم کی قوت مدافعت کو مضبوط رکھتی ہے۔

ابالنے کی صورت میں گاجروں کے دو اہم جز، یعنی پوٹاشیئم کی مقدار ایک تہائی اور فولاد کی مقدار گھٹ کر نصف ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس کے دوسرے اجزا بھی کم ہو جاتے ہیں، اس لئے گاجر ہمیشہ کچی کھانی چاہئے یا پھر اسے بھاپ پر گلا کر یا پکا کر کھانا چاہئے۔ کچی گاجر میں بیٹا کیروٹین کم ہوتی ہے، لیکن پکانے سے اس میں تین گنا اضافہ ہو جاتا ہے اور بآسانی ہضم بھی ہو جاتی ہے۔

امریکن ڈائٹک ایسوسی ایشن کے ڈاکٹر واٹسن کے مطابق ہمیں روزانہ 12500 یونٹ بیٹا کیروٹین کھانی چاہئے، جو کدوکش کی ہوئی گاجروں کی آدھی پیالی سے ہمیں مل جاتی ہے۔ بیٹا کیروٹین کی سب سے اہم خاصیت یہ ہے کہ یہ ایک نہایت موثر مانع سرطان ہے۔

جانز ہاپکنز یونیورسٹی کی 1987ء میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق پھیپھڑے کے سرطان کے مریضوں میں اس کی مقدار نمایاں طور پر کمی پائی گئی۔ اب یہ کھوج لگایا جا رہا ہے کہ کیا اس کی کمی دوسری قسم کے سرطان کا بھی سبب ہوتی ہے اور کیا اس کا استعمال ان کے تدارک کی موثر تدبیر ثابت ہو سکتی ہے؟ اب تک ملنے والی رپورٹوں سے یہی ظاہر ہوا ہے کہ بیٹا کیروٹین ہر قسم کے سرطان کو روکتی ہے۔ گویا گاجر سرطان کی ایک مؤثر ڈھال ہے۔

گاجر صدیوں سے آنکھوں کے لئے موثر اور مفید ثابت ہوتی آئی ہے۔ اس کے رس میں تین بار بھگو کر خشک کی جانے والی سونف کا استعمال بینائی میں اضافے کے لئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ دراصل یہ خاص طور پر آنکھ کے عصب بصری (Optic Nerve) کو قوت پہنچاتی ہے۔ اس کے علاوہ گاجر کی حیاتین ج (سی) بھی نظر کے لئے بہت مفید ہوتی ہے۔ اس کے دیگر غذائی اجزا بھی آنکھ کو صحت مند اور بینائی کو محفوظ اور قوی رکھتے ہیں۔

گاجر غذائیت کا سامان ہی نہیں کرتی، اس سے صحت، فرحت اور توانائی کا سامان بھی فراہم ہوتا ہے۔ اختلاج قلب، یعنی دھڑکن اور گھبراہٹ کے لئے گاجروں پر عرق گلاب چھڑک کر رات جالی سے ڈھک کر شبنم میں رکھ دیں صبح اسے کھانے سے بہت فائدہ اور سکون ہوتا ہے۔ اس کی شکر آسانی سے ہضم ہو جاتی ہے۔ گاجر خون بھی صاف کرتی ہے۔ دودھ کے ساتھ اس کا استعمال ایک موثر ٹانک ثابت ہوتا ہے اور اس کی کھیر کے استعمال سے زچگی کے دوران ہونے والی چھوت کی شکایات بھی دور ہو جاتی ہیں۔ شہد میں تیار گاجر کا مربہ قلب کے علاوہ کھانسی اور نزلے زکام کے لئے بھی مفید ہوتا ہے۔ تازہ گاجروں کے رس میں ان تمام خاصیتوں کے علاوہ السر اور سرطان کا سبب بننے والے مضر اجزا دور کرنے کی خاصیت ہوتی ہے۔ گاجر کا رس جگر سے مضر اجزا خارج کر کے اس کی صحت اور کارکردگی میں اضافہ کر دیتا ہے۔ یہ گردوں کی بھی صفائی کرتا ہے۔ جسم میں توانائی اور طاقت بڑھ جاتی ہے۔ گاجر کا ریشہ قبضہ دور کرتا ہے۔ یہ قبض کے لئے گندم کی بھوسی سے زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس سے آنتوں کی سوزش یا جلن بھی دور ہوتی ہے اور تیزابی اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔

باقاعدگی سے استعمال کرنے کی صورت میں گاجر کولیسٹرول کی مقدار بھی کم کر دیتی ہے۔ اس کا حلوہ بیشک بہت ذائقے دار ہوتا ہے، لیکن اس کے نازک صحت بخش اجزا بھوننے اور زیادہ دیر پکانے کی وجہ سے ختم ہو جاتے ہیں۔

گاجر بنیادی طور پر جسم کی قوت مدافعت میں اضافہ کرتی ہے، گویا اس سے جان بنتی ہے، آپ بیماریوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں سبزی فروش ٹھیک ہی کہتا ہے، گاجر کھا لو جان بنا لو۔ (ہمدرد صحت، جنوری 2007ء)

(بشکریہ۔ روزنامہ الفضل ربوہ 16/نومبر 2007ء)

✿✿✿✿✿

بقیہ: اداریہ از صفحہ نمبر2

یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست ہوگا۔ مذہب کی غرض دلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔ آنحضرت ﷺ نے جو تلوار اٹھائی مَیں بہت مرتبہ ظاہر کر چکا ہوں کہ وہ تلوار محض حفاظت خود اختیاری اور دفاع کے طور پر تھی اور وہ بھی اُس وقت جبکہ مخالفین اور منکرین کے مظالم حد سے گزر گئے اور بے کس مسلمانوں کے خون سے زمین سرخ ہو چکی۔ غرض میرے آنے کی غرض تو یہ ہے کہ اسلام کا غلبہ دوسرے ادیان پر ہو"۔ (لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 293-294)

سو مسیح وقت کے آنے کے ساتھ آسمان سے سچائی کی تائید میں توحید خالق کی ہوائیں چلی پڑی ہیں اور خدا کے فرشتے سعید فطرت دلوں پر نازل ہو کر ان کی ہدایت کے سامان کر رہے ہیں۔ لوگ باطل عقیدوں سے بالطبع متنفر ہو رہے ہیں اور آج مسیح پاک علیہ السلام کے بعد قائم ہونے والی آپ کی خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی عظیم الشان قیادت میں دنیا بھر میں اتمام حجت کا کام بڑی قوت کے ساتھ جاری ہے۔ "مسلمانوں کو چاہئے کہ جو انوار و برکات اس وقت آسمان سے اتر رہے ہیں وہ ان کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں...... لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کریں گے تو خدا تعالیٰ ان کی کچھ پروا نہ کرے گا۔ وہ اپنا کام کر کے رہے گا۔...... اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے"۔

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 290)

(نصیر احمد قمر)

بقیہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عالی مقام
از صفحہ نمبر 4

دی جاتی۔ پس متعین ہوا کہ عیسیٰ اور اس کی والدہ کو واقعہ صلیب کے بعد اُس ٹیلے پر پہنچایا تھا''۔

("کشتی نوح" روحانی خزائن جلد 19۔صفحہ 17 حاشیہ)

❁......''یہ عاجز خدا کے اُس پاک اور مقدّس بندہ کی طرز پر دلوں میں حقیقی پاکیزگی کی تخم ریزی کے لئے کھڑا کیا گیا ہے جو آج سے قریباً انیس سو برس پہلے رومی سلطنت کے زمانہ میں گلیل کی بستیوں میں حقیقی نجات پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ اور پھر پیلاطوس کی حکومت میں یہودی کی بہت سی ایذاء کے بعد اس کو خدا کی قدیم سنت کے موافق ان ملکوں سے ہجرت کرنی پڑی اور ہندوستان میں تشریف لائے تا ان یہودیوں کو خداتعالیٰ کا پیغام پہنچاویں جو بابل کے تفرقہ کے وقت ان ملکوں میں آئے تھے۔ اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں اس ناپائیدار دنیا کو چھوڑ کر اپنے محبوب حقیقی کو جا ملے اور کشمیر کے خطّے کو اپنے پاک مزار سے ہمیشہ کے لئے فخر بخشا۔ کیا ہی خوش قسمت ہے سری نگر اور انموزہ اور خانیار کا محلّہ جس کی خاک پاک میں اِس ابدی شہزادہ خدا کے مقدس نبی نے اپنا مطّہر جسم ودیعت کیا اور بہت سے کشمیر کے رہنے والوں کو حیاتِ جاودانی اور حقیقی نجات سے حصہ دیا۔ ہمیشہ خدا کا جلال اس کے ساتھ ہو۔ آمین''۔

('کشف الغطاء' روحانی خزائن جلد14صفحہ 191-192)

❁......واقعی اور سچی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اس بدبخت قوم کے ہاتھوں سے نجات پا کر جب ملک پنجاب کو اپنی تشریف آوری سے شرف بخشا تو اس ملک میں خدا تعالیٰ نے ان کو بہت عزّت دی اور بنی اسرائیل کی وہ دس قومیں جو گم تھیں اس جگہ آکر ان کو مل گئیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل اس ملک میں آکر اکثر ان میں سے بدھ مذہب میں داخل ہو گئے تھے اور بعض ذلیل قسم کی بُت پرستی میں پھنس گئے تھے۔ سو اکثر ان کے حضرت مسیح کے اس ملک میں آنے سے راہِ راست پر آگئے۔ اور چونکہ حضرت مسیح کی دعوت میں آنے والے نبی کے قبول کرنے کے لئے وصیت تھی اس لئے وہ دس فرقے جو اس ملک میں آکر افغان اور کشمیری کہلائے آخر کار سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ غرض اس ملک میں حضرت مسیح کو بڑی وجاہت پیدا ہوئی۔ اور حال میں ایک سکّہ ملا ہے جو اسی ملک پنجاب میں سے برآمد ہوا ہے اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام پالی تحریر میں درج ہے اور اُسی زمانہ کا سکّہ ہے جو حضرت مسیحؑ کا زمانہ ہے۔ اس سے یقین ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اس ملک میں آکر شاہانہ عزّت پائی۔ اور غالباً یہ سکّہ ایسے بادشاہ کی طرف سے جاری ہوا ہے جو حضرت مسیح پر ایمان لے آیا تھا۔ ایک اور سکّہ برآمد ہوا ہے اُس پر ایک اسرائیلی مرد کی تصویر ہے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی حضرت مسیح کی تصویر ہے۔ قرآن شریف میں ایک یہ بھی آیت ہے کہ مسیح کو خدا نے ایسی برکت دی ہے کہ جہاں جائے گا وہ مبارک ہوگا (آل عمران:56)۔ سو ان سکّوں سے ثابت ہے کہ اس نے خدا سے بڑی برکت پائی اور وہ فوت نہ ہوا جب تک اس کو ایک شاہانہ عزّت نہ دی گئی''۔

('مسیح ہندوستان میں' روحانی خزائن جلد15 صفحہ 54.53)

❁......)) حضرت عیسیٰ علیہ السلام افغانستان سے ہوتے ہوئے پنجاب کی طرف آئے اس ارادہ سے کہ پنجاب اور ہندوستان دیکھتے ہوئے پھر کشمیر کی طرف قدم اٹھاویں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ افغانستان اور کشمیر کی حد فاصل چترال کا علاقہ اور کچھ حصہ پنجاب کا ہے۔ اگر افغانستان سے کشمیر میں پنجاب کے رستے سے آویں تو قریباً اسّی کوس یعنی 130 میل کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے اور چترال کی راہ سے سو کوس کا فاصلہ ہے۔ لیکن حضرت مسیح نے بڑی عقلمندی سے افغانستان کا راستہ اختیار کیا تا اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں جو افغان تھے فیضیاب ہو جائیں۔ اور کشمیر کی مشرقی حد ملک تبّت سے متصل ہے اس لئے کشمیر میں آکر با آسانی تبّت میں جا سکتے تھے۔ اور پنجاب میں داخل ہو کر ان کے لئے کچھ مشکل نہ تھا کہ قبل اس کے جو کشمیر اور تبت کی طرف آویں ہندوستان کے مختلف مقامات کی سیر کریں۔ سو جیسا کہ اس ملک کی پورانی تاریخیں بتلاتی ہیں یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہوگا اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے۔ چونکہ وہ ایک سرد ملک کے آدمی تھے اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہوگا۔ چونکہ وہ ملک بلادِ شام سے بالکل مشابہ ہے اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کر لی ہوگی۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ عرصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔ مگر افسوس کہ افغانوں کی قوم کا تاریخی شیرازہ نہایت درہم برہم ہے اس لئے ان کے قومی تذکروں کے ذریعہ کوئی اصلیت پیدا کرنا نہایت مشکل امر ہے۔ بہرحال اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ افغان بنی اسرائیل میں سے ہیں جیسا کہ کشمیری بھی بنی اسرائیل میں سے ہیں۔

('مسیح ہندوستان میں' روحانی خزائن جلد15صفحہ صفحہ 70.69)

❁......''تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ضرور ہندوستان کا سفر کیا اور نیپال سے ہوتے ہوئے آخر تبّت تک پہنچے اور پھر کشمیر میں ایک مدّت تک ٹھرے۔ اور وہ بنی اسرائیل جو کشمیر میں بابل کے تفرقہ کے وقت میں سکونت پذیر ہوئے تھے ان کو ہدایت کی۔ اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سرینگر میں انتقال فرمایا اور محلّہ خانیار میں مدفون ہوئے اور عوام کی غلط بیانی سے یوز آسف نبی کے نام سے مشہور ہو گئے''۔

(رازِ حقیقت روحانی خزائن جلد14صفحہ 161 حاشیہ)

اعتراض: مُسلم جماعت احمدیہ کے بانی نے لکّھا ہے کہ حضرت عیسیٰ شراب پیتے تھے؟

جواب: خُود عیسائی پادری حضرت عیسیٰ کا شراب کو پینا بیان کرتے ہیں اور انجیل میں حضرت یسوع کا پانی کو شراب بنانے کا معجزہ درج ہے۔

انجیل میں لکھا ہے:۔

''پھر تیسرے دِن قانایِ گلیل میں ایک شادی ہوئی اور یِسُوع کی ماں وہاں تھی۔ اور یِسُوع اور اُس کے شاگردوں کی بھی اُس شادی میں دعوت تھی۔ اور جب مَے ہو چکی تو یِسُوع کی ماں نے اُس سے کہا کہ اُن کے پاس مَے نہیں رہی۔ یِسُوع نے اُس سے کہا اَے عورت مجھے تُجھ سے کیا کام ہے؟ ابھی میرا وقت نہیں آیا۔ اُس کی ماں نے خادموں سے کہا جو کچھ یہ تُم سے کہے وہ کرو۔ وہاں یہودیوں کی طہارت کے دستور کے موافِق پتّھر کے چھ مٹکے رکھے تھے اور اُن میں دو دو تین تین من کی گنجائش تھی۔ یِسُوع نے اُن سے کہا مٹکوں میں پانی بھر دو۔ پس اُنہوں نے اُن کو لبالب بھر دیا۔ پِھر اُس نے اُن سے کہا اب نکال کر میرِ مجلس کے پاس لے جاؤ۔ پس وہ لے گئے۔ جب میرِ مجلس نے وہ پانی چکھّا جو مَے بن گیا تھا اور جانتا نہ تھا کہ یہ کہاں سے آئی ہے (مگر خادِم جنہوں نے پانی نکالا تھا جانتے تھے) تو میرِ مجلِس نے دُلہا کو بُلا کر اس سے کہا۔ ہر شخص پہلے اچھی مَے پیش کرتا ہے اور ناقِص اُس وقت جب پی کر چھک گئے مگر تُو نے اچھّی مَے اب تک رکھ چھوڑی ہے۔ یہ پہلا معجزہ یِسُوع نے قانایِ گلیل میں دِکھا کر اپنا جلال ظاہر کیا اور اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے۔''

(انجیل یوحنا باب 2 آیت 1-11)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دراصل انگور کا تازہ جُوس پیتے تھے لیکن بعد میں شراب پینے کا ترجمہ شامل کیا گیا۔

نوٹ۔ بائبل کہتی ہے اور موجودہ عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع نے واقعہ صلیب سے پہلے اپنے گرفتار ہونے سے پہلے ایک رات اپنے ساتھیوں کے ساتھ جو کھانا کھایا تھا اُس میں یسوع نے شراب پی تھی اور یوروپ میں عیسائی پادری اِس سُنت پر عمل کرتے ہوئے عیسائی گرجا میں لوگوں کو عبادت کرواتے ہوئے لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر شراب پیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم حضرت یسوع کی سُنت میں یہ شراب پیتے ہیں۔ مگر مَیں سمجھتا ہوں کہ اُس کھانے میں یسوع نے شراب نہیں پی تھی بلکہ بائبل سے ہی اشارہ مِلتا ہے کہ یسوع نے الکُحل کی بجائے انگور کا تازہ جُوس پیا تھا جِس کا ذِکر بائبل میں متی کی انجیل باب 26 آیت 29 میں مِلتا ہے۔ بعد میں جب بائبل کا ترجمہ آرامی سے عبرانی، عبرانی سے یونانی، یونانی سے لاطینی اور لاطینی سے جرمن زبان میں ہوا تو چونکہ یوروپ میں شراب اور الکُحل کا کاروبار عام تھا اِس لئے انگور کے تازہ جوس کا ترجمہ شراب یا الکُحل سے کر دیا گیا ہوگا۔

سوال: مسیحؑ یہودی شریعت کے پابند تھے؟

جواب: انجیل میں لکھا ہے:

''یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسُوخ کرنے آیا ہوں۔ منسُوخ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نُقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کُچھ پُورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی اِن چھوٹے سے چھوٹے حُکموں میں سے بھی کِسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سِکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا لیکن جو اُن پر عمل کرے گا اور اُن کی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔ کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر تُمہاری راستبازی فقیہوں فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی تو تُم آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔''

(انجیل مّتی باب 5آیت17-20)

سوال: مسیحؑ نے یہودی علماء کو گالیاں دیں؟

جواب: انجیل میں لکھا ہے۔

''اس پر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں اُس سے کہا اَے اُستاد ہم تُجھ سے ایک نشان طلب دیکھنا چاہتے ہیں۔ اُس نے جواب دے کر اُن سے کہا اِس زمانہ کے بُرے اور زنا کار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یُوناہ نبی کے نِشان کے سِوا کوئی اور نِشان اُن کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جیسے یُوناہ تین رات دِن مچھلی کے پیٹ میں رہا وَیسے ابنِ آدم تین رات دِن زمین کے اندر رہے گا۔'' (متّی باب 12آیت38-40)

سوال: مسیحؑ کے غیر عورتوں کے ساتھ تعلّقات تھے؟

جواب: انجیل میں لکھا ہے۔

''پس وہ (یسوع) اُس فریسی کے گھر جا کر کھانا کھانے بیٹھا تو دیکھو ایک بدچلن عورت جو اُس شہر کی تھی یہ جان کر کہ وہ اُس فریسی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا ہے سنگِ مرمر کے عِطر دان میں عِطر لائی۔ اور اُس کے پاؤں کے پاس روتی ہوئی پیچھے کھڑی ہو کر اُس کے پاؤں آنسوؤں سے بھگونے لگی اور اپنے سَر کے بالوں سے اُن کو پونچھا اور اُس کے پاؤں بہت چومے اور اُن پر عِطر ڈالا''۔

(انجیل لوقا باب 7 آیت 37-38)

اعتراض۔ بانیٔ مسلم جماعت احمدیہ نے عیسائیوں کے روایتی تثلیث کے عقیدہ کا انکار کیا ہے۔

جواب۔ خُود حضرت عیسیٰؑ نے تثلیث کے عقیدہ سے اِنکار کیا ہے۔ چنانچہ انجیل میں لکھا ہے:

❁......''یسوع نے اُس سے کہا اَے شیطان دُور ہو کیونکہ لِکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو سجدہ کر اور صِرف اُسی کی عبادت کر''۔ (متّی باب 4 آیت10-11)

❁......'جو مجھ سے اَے خُداوند اَے خُداوند! کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخِل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اُس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اَے خُداوند اَے خُداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوّت نہیں کی اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے مُعجزے نہیں دِکھائے؟ اُس وقت میں اُن سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تُم سے واقفیت نہ تھی''۔ (متّی باب 7 آیت 20.23)

❁......حضرت عیسیٰؑ اپنے آپ کو ابنِ آدم کہتے تھے۔

''اس پر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں اُس سے کہا اَے اُستاد ہم تُجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ اُس نے جواب دے کر اُن سے کہا اِس زمانہ کے بُرے اور زنا کار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یُوناہ نبی کے نِشان کے سِوا کوئی اور نِشان اُن کو نہ

دیا جائے گا۔ کیونکہ جیسے یُوناہ تین رات دِن مچھلی کے پیٹ میں رہا وَیسے ابنِ آدم تین رات دِن زمین کے اندر رہے گا‘‘۔ (متّی باب 12 آیت 38-40)

حضرت عیسیٰ ؑ کے جسمانی بھائیوں اور بہنوں کا ذِکر۔

کیا جس کے جسمانی بہن بھائی ہوں وہ خُدا ہوسکتا ہے؟

❁......’’جب یِسُوع یہ تمثیلیں ختم کر چکا تو اَیسا ہوا کہ وہاں سے روانہ ہوگیا۔ اور اپنے وطن میں آکر اُنکے عبادت خانے میں اُن کو تعلیم دینے لگا کہ وہ حیران ہوکر کہنے لگے اِس میں یہ حِکمت اور معجزے کہاں سے آئے؟ کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟ اور اِس کی ماں کا نام مریم اور اِس کے بھائی یعقوب اور یُوسُف اور شمعُون اور یہوداہ نہیں؟ اور کیا اِس کی سب بہنیں ہمارے ہاں نہیں؟ پِھر یہ سب کچھ اِس میں کہاں سے آیا؟ اور اُنہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ مگر یِسُوع نے اُن سے کہا نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سِوا اَور کہیں بے عزّت نہیں ہوتا۔ اور اُس نے اُن کی بے اعتقادی کے سبب سے وہاں بہت سے مُعجزے نہ دِکھائے۔‘‘ (متّی باب 13 آیت 53-58)

اعتراض: مِرزا صاحب نے نجات کے بارہ میں عیسائی مذہب کے روایتی عقیدہ کفّارہ کے فلسفہ کا اِنکار کیا ہے؟

جواب: (الف) بائبل میں گناہ کا علاج توبہ ہے نہ کہ کفّارہ۔

❁......حضرت عیسیٰؑ نے یحییٰ یعنی یوحنّا بپتسمہ دینے والے سے بپتسمہ لِیا اور حضرت یحییٰ یعنی یوحنّا بپتسمہ دینے والے کی نِسبت انجیل میں لِکّھا ہے:

’’اور وہ یردن کے سارے گِردنواح میں جا کر گُناہوں کی مُعافی کے لئے توَبہ کے بپتسمہ کی مُنادی کرنے لگا جیسا یسعیاہ نبی کے کلام کی کِتاب میں لِکھا ہے کہ بیابان میں پُکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خُداوند کی راہ تیّار کرو‘‘۔ انجیل لوقا باب3 آیت 3-4)

❁......’’یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسُوخ کرنے آیا ہوں۔ منسُوخ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ مَیں تُم سے سچ کہتاہُوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نُقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پُورا نہ ہوجائے پس جو کوئی اِن چھوٹے سے چھوٹے حُکموں میں سے بھی کِسی کو توڑیگا اور یہی آدمیوں کو سِکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائیگا لیکن جو اُن پر عمل کرے گا اور اُن کی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔ کیونکہ مَیں تُم سے کہتاہُوں کہ اگر تُمہاری راستبازی فقیہوں فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی تو تُم آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوگے‘‘۔

(انجیل مّتی باب 5آیت17-20)

بائبل میں تمثیلی کلام کے طور پر خُدا کے پیارے بندوں کو خُدا کا بیٹا کہا گیا ہے

❁......’’مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے‘‘۔

(انجیل مّتی باب 5آیت9)

بائبل میں توحید قائم کرنے کا حُکم ہے اور تثلیث سے منع کیا گیا ہے

❁......’’یِسُوع نے اُس سے کہا اَے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر‘‘۔

(انجیل مّتی باب 4آیت 11.10)

تثلیث کی تعلیم دینے والے پادریوں سے خبردار کرتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں

❁......’’جھوٹے نبیوں سے خبر دار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں۔ اُن کے پھلوں سے تُم اُن کو پہچان لو گے...... جو مُجھ سے اے خداوند اَے خُداوند! کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اُس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اَے خُداوند اَے خُداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوّت نہیں کی اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دِکھائے؟ اُس وقت میں اُن سے صاف کہہ دُوں گا میری کبھی تُم سے واقفیت نہ تھی‘‘۔

(متّی باب 7 آیت15 ، 20-23)

❁❁❁❁❁

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 5۔دسمبر 2007 قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ قمر النساء صاحبہ (اہلیہ مکرم اعجاز الرحمان صاحب کارکن حفاظت خاص لندن)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ 3/دسمبر 2007 کو طویل علالت کے بعد بعارضہ کینسر 24 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نہایت مخلص، باوفا، خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی، انتہائی صابر اور شاکر نیک خاتون تھیں۔ ہالینڈ میں اپنے والدین کے گھر قیام کے دوران لجنہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ گزشتہ آٹھ ماہ سے کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا تھیں۔ بہت صبر اور حوصلہ سے اس بیماری کا مقابلہ کرتی رہیں اور آخر وقت تک کبھی بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوئیں۔ پسماندگان میں والدین اور میاں کے علاوہ 14 ماہ کی بچی یادگار چھوڑی ہے۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ فضیلت بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب مرحوم آف ناصر آباد سندھ)

آپ 25/نومبر کو 63 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نمازوں کی پابندی کے علاوہ تہجد کا بھی التزام کرتیں اور جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتی تھیں۔ نہایت نیک، غریب پرور اور خلافت سے بے انتہا عشق رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(2) مکرمہ سندس باجوہ صاحبہ (بنت مکرم ظہیر احمد صاحب باجوہ۔ نائب امیر یوایس اے)

آپ 30/نومبر کو مختصر علالت کے بعد 22 سال کی عمر میں واشنگٹن میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ وفات سے صرف 13 دن پہلے 17 نومبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن میں آپ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ 2/جنوری کو شادی کی تاریخ مقرر تھی کہ خالق حقیقی کے بلاوے پر اس کے حضور حاضر ہوگئیں۔ عزیزہ مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک نیک فطرت بچی تھیں اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مرحوم (صدر۔صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ) کی پوتی تھیں۔ آپ کی تدفین مقبرۃ السلام واشنگٹن میں عمل میں آئی۔

(3) مکرم نصیر احمد باجوہ صاحب (ابن مکرم نصر اللہ باجوہ صاحب۔ آف ربوہ)

آپ 10/نومبر کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم ربوہ کے پرانے رہائشی تھے۔ خلفائے احمدیت سے بے پناہ عشق تھا۔ جلسہ سالانہ کے مبارک موقعوں پر آپ نے غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم مکرم منیر احمد صاحب بسمل (نائب ناظر اشاعت) اور مکرم نذیر احمد صاحب خادم (ناظم انصار اللہ ضلع بہاولنگر) کے بہنوئی تھے۔

(4) مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (سیکرٹری مال ضلع کراچی)

آپ 12/مئی کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے 46 سال تک کراچی جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ بطور سیکرٹری مال ان کی خدمات کا عرصہ 35 سال پر محیط ہے۔ ہمیشہ نہایت محنت، اخلاص اور جانفشانی سے خدمت پر کمربستہ رہتے۔ مرحوم موصی تھے اور نہایت نیک اور خلافت سے بے انتہا عشق رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔

(5) مکرمہ سیدہ خورشید جہاں صاحبہ (اہلیہ مکرم وہاب صدیقی صاحب مرحوم)

آپ 30/جولائی کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ محترم حکیم سید عبدالہادی صاحب مرحوم کی بیٹی اور مکرم سید قمر الحق صاحب (شہید سکھر) کی بڑی بہن تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ سلسلہ کا درد رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلندتر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر 16

سے بھی کم ہے۔ معاذ اللہ حضور کا علم پاگلوں حیوانوں ایسا ہی ہے۔ خاتم النبیین ...... کا انکار۔ معاذ اللہ نماز میں حضور کا خیال لانا گدھے کے خیال سے بھی کئی درجے بدتر ہے۔ میلاد محمدی منانا کرشن کے جنم دن منانے سے بھی بدتر:

یہ لوگ یادگار رنگیلا رسول ہیں‘‘۔

(صفحہ110تا 129)

❁❁❁❁❁

احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن اور عرصہ سے دہشت گرد مُلّا کی بدحواسی، فریاد اور ماتم

’’نوائے وقت‘‘ (مورخہ 29/اکتوبر 2004ء) کی ایک تین سالہ خبر:

’’مکہ مکرمہ (پ ر)۔ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی امیر مولانا عبدالحفیظ مکّی، شیخ حرم مولانا محمد مکّی حجازی، شیخ الحدیث عنایت اللہ اور الحاج مبشر اقبال لون نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ایک عرصہ سے جاری برطانیہ میں ’’مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ‘‘ کی نشریات...... پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے ...... دنیا بھر کے مسلمان سفارتکار اور علماء کرام ......احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن بند کروانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں‘‘۔

❁❁❁❁❁❁

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب

صدسالہ جوبلی منصوبہ کے تحت کم ازکم پچاس فیصد گھرانوں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب پہنچانا بھی شامل ہے۔ امراء کرام و مبلغین انچارج اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں جائزہ لے کر ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کرنے کی سعی فرمائیں اور اپنی مساعی سے وکالت اشاعت لندن کو بھی مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔لندن)

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مختلف ریجنز کے 1230 انصاراور 285 مہمانان کی شمولیت

نمازتہجد، درس وتدریس، ذکرالٰہی، تربیتی وتبلیغی فورم، علمی وورزشی مقابلہ جات، علماءسلسلہ کی تقاریر

چیریٹی واک 2007ء کے ذریعہ -/120000 پونڈز سے زائد کا عطیہ

(رپورٹ مرتبہ ۔ لطیف احمد شیخ)

الحمدللہ کہ مجلس انصار اللہ برطانیہ کو 26 تا 28 اکتوبر 2007ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار بمقام مسجد بیت الفتوح سالانہ مجلس شوریٰ اورتین روزہ اجتماع منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ۔ اجتماع میں شامل ہونے والے انصار کی کل تعداد 1230 تھی اور 285 مہمان بھی شامل ہوئے، جب کہ گذشتہ سال انصار کی حاضری 1112 تھی۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد

مورخہ 26 اکتوبر 2007ء بروز جمعۃ المبارک صبح 10 بجے مجلس شوریٰ کی کاروائی صدرمجلس انصار اللہ برطانیہ محترم چوہدری وسیم احمد صاحب کی زیرصدارت شروع ہوئی ۔ کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد محترم صدرمجلس نے اپنے افتتاحی خطاب میں مجلس شوریٰ کی غرض و غایت اورحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اورنصائح کی روشنی میں اپنے فرائض ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مجلسِ شوریٰ کے اگلے اجلاس میں آئندہ دوسال کے لئے صدرمجلس اور نائب صدرصف دوم کے انتخاب کی کارروائی عمل میں آئی۔اس اجلاس کی صدارت حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مکرم ومحترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے کی ۔ جس کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کی گئی ۔ حضورانور نے ازراہ شفقت مکرم ولیداحمد صاحب کی بحیثیت صدرمجلس انصار اللہ اورمکرم ڈاکٹر منصور احمد ساقی صاحب کی بطورنائب صدرصف دوم مجلس انصاراللہ برطانیہ منظوری عطافرمائی۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد سب کمیٹیوں کے اجلاسات ہوئے اور پھر قریباً پونے چار بجے سہ پہر دوبارہ مجلسِ شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی ، جس میں سب کمیٹیوں کی رپورٹ اور سفارشات پیش کی گئیں جنہیں حتمی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

افتتاحی اجلاس

مورخہ 26 اکتوبر 2007ء بروز جمعۃ المبارک

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

افتتاحی اجلاس سے قبل لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ امیر صاحب برطانیہ محترم رفیق احمد حیات صاحب نے لوائے احمدیت اور صدرمجلس انصار اللہ محترم چوہدری وسیم احمد صاحب نے لوائے برطانیہ لہرایا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔کارروائی کا آغاز محترم امیرصاحب برطانیہ کی صدارت میں ہوا۔محترم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں انصار کو اپنی اوراپنی اولادوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔اس سلسلے میں امیر صاحب نے خاص طور پر جھوٹ کے خلاف ایک جہاد کرنے کی ضرورت پرزور دیا اورفرمایا کہ تمام انصارکواپنے بچوں کو امانت اور دیانت کے اعلیٰ اخلاق اپنے نیک نمونے سے سکھانے ہیں۔اپنے گھروں کے ماحول کو ٹھیک رکھنے کیلئے اپنے بچوں کو وقت دیں اور ان پر نظر رکھیں اورحضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات باقاعدہ سنیں اور بچوں کوبھی سنائیں اوران خطبات پرعمل کریں کہ یہ تربیت کا سب سے بہترین ذریعہ ہیں۔آپ نے بچوں کی تعلیم کا خاص خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ وقف نو بچوں کا خاص خیال رکھیں۔

بعدازاں مکرم مبارک احمد بسرا صاحب مربی سلسلہ نے سیرت النبیؐ کے ایک پہلو ’’رسول کریم ﷺ کا انداز تربیت‘‘ کے موضوع پر تقریر کی اور اس حوالے سے آنحضرت ﷺ کی سیرت سے ایمان افروز واقعات پیش کئے۔بعد ازاں مکرم مولانا محمد اکرم ملک صاحب مربی سلسلہ نے ذکر حبیب کے عنوان سے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی ۔انہوں نے شرائط بیعت چہارم اورنہم کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبی کریم ﷺ کی پیروی میں خلق اللہ کی ہمدردی، خدمت اورمحبت کو مختلف ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عام اورغریب مخلوق کی پریشانیوں اور مصیبت کے وقت حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی ہمدردی ، بے چینی اوران کے لئے رقت وگریہ زاری سے دعا کے تعلق کا بھی ذکر کیا۔ان تقاریر کے بعد دعا سے اجتماع کا افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ہفتہ 27 اکتوبر 2007ء

صبح باجماعت نمازتہجداور پھر نمازِ فجر کے بعد درس القرآن کا اہتمام کیا گیا تھا۔صبح سوانو بجے طاہر ہال اور ناصر ہال میں بیک وقت علمی وورزشی مقابلے ہوئے۔

بعد از نماز ظہروعصر انصارکوایک سوالنامہ حل کرنے کے لئے دیا گیا جوتاریخ احمدیت ، اسلام ، احادیث نبویہ، قرآنی آیات اورکتب سلسلہ سے متعلق سوالات پر مشتمل تھا۔

تربیتی فورم

اس اجلاس کی صدارت مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے کی۔مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب نے ’’انبیاء کے متبعین اوران کا عمل وکردار‘‘ کے زیرِعنوان تقریر کی اورقرآن کریم سے انبیاء کے متبعین کے حالات پر روشنی ڈالی۔بعدازاں قائد تربیت مجلس انصار اللہ برطانیہ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق صدسالہ خلافت جوبلی سے پہلے پچاس فیصد چندہ دہندگان کونظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک کی انہوں نے بتایا کہ مجلس انصار اللہ کے چندہ دہندگان انصار میں سے اب تک 33% اس نظام میں شامل ہوسکے ہیں۔انہوں نے تمام ریجنل ناظمین، زعماءمجالس اوراس اجتماع میں شامل انصار کواپیل کی کہ حضورانور کی خواہش کے مطابق اس بابرکت نظام میں شمولیت کی کوششیں کریں۔

مکرم ظہیراحمد خان صاحب نے ’’نماز کی اہمیت‘‘ کے عنوان پرتقریر کرتے ہوئے قرآنی آیات اوراحادیث کے حوالہ سے نماز کی فرضیت اوراہمیت کوواضح کیا اورانصار کو یاد دلایا کہ مجلس شوریٰ 2004ء کے موقع پر حضور انورایدہ اللہ نے قیامِ نماز کے لئے انصار اللہ کوبطورخاص ذمہ داری دی تھی۔اس لئے یہ انصار کا فرض ہے کہ نہ صرف خود باقاعدگی سے پنجوقتہ نماز کی ادائیگی کریں بلکہ اپنے گھروں میں اہل خانہ کوبھی اس کی عادت ڈالیں کیونکہ یہ نماز ہی ہماری اورہماری نسلوں کی روحانی زندگی کی ضمانت ہے۔

اجلاس کے اختتامی خطاب میں مکرم مولانا نسیم احمد باجوہ صاحب نے ایک حدیث’’سورج مغرب سے نکلے گا‘‘ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تشریح کی تھی کہ اسلام مغرب میں پھیلے گا۔انہوں نے کہا کہ مغرب میں لاکھوں کی تعداد میں آباد مسلمان اسلام کے لئے کوئی خاطرخواہ کام انجام نہیں دے سکے۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں رہتے ہوئے اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے احکامات ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقررکردہ شرائط بیعت اور خلفائے سلسلہ کی خواہشات کے تابع کردیں اور دین کو دنیا پرمقدم کرنے کے عہدکو پورا کرنے کے لئے اسلام اوراحمدیت کی تبلیغ کے لئے وقف کریں۔دعا سے قبل مجلس انصاراللہ برطانیہ کے تحت انٹرنیٹ پر جاری قرآن کلاس کے متعلق اس کے آرگنائزرمکرم ڈاکٹر امجد صاحب نے پروجیکٹر کی مدد سے حاضرین اجتماع کواس کلاس میں شامل ہونے کے طریقہ کار کی وضاحت کی۔انہوں نے اس کلاس کے بارے میں بتایا کہ یہ کلاس حضورانور کی خواہش ’’گھر گھر قرآن کلاس ہونی چاہئے‘‘ پرشروع کی گئی ہے۔

تبلیغی فورم

شام کومسجد بیت الفتوح میں محترم امام صاحب کی صدارت میں ایک تبلیغی فورم منعقد ہوا۔مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب نے اپنے والد محترم حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ اورمکرم ڈاکٹر سردارحمید صاحب نے اپنے دادا حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحبؓ (مہرسنگھ) کے حالاتِ زندگی بیان کئے۔نیز مقررین نے ایک کامیاب داعی الی اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق قائم کرنے کی ضرورت پربھی زوردیا۔بعدازاں قائد تبلیغ مجلس انصار اللہ برطانیہ مکرم شیخ رفیق احمد صاحب نے تبلیغ کے مختلف طریقہ کار بیان کئے اور بتایا کہ اپنے نیک عملی نمونے اور اعلیٰ اخلاق سے پڑوسیوں کو اپنا گرویدہ بنائیں۔

اس کے بعد چیریٹی واک میں ایک ہزار پاؤنڈز کا عطیہ جمع کرنے والے مکرم ڈاکٹر شمس الدین میر صاحب نے حاضرین کواپنے تجربہ سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ اگر ہر ناصرکوشش کرے تو عطیہ کی اتنی بڑی رقم آسانی سے جمع کی جاسکتی ہے نیزکس طرح اس موقع کواخبارات میں جماعت کے تعارف کا ذریعہ بنایا جاسکتا ہے۔اجلاس کے اختتامی خطاب میں محترم امام صاحب نے فرمایا کہ جو کچھ اسلام کے خلاف ہورہا ہے اس کا دفاع کرنا بھی احمدیوں کی ذمہ داری ہے اوراحمدیوں میں بھی خاص طور پرانصار کا فرض ہے کہ اپنے ماحول میں اسلام اوراحمدیت کا پیغام عملی طور پرپہنچائیں۔

دوسرے دن کا آخری اجلاس محترم امیر صاحب برطانیہ کی زیرصدارت منعقد ہوا جس میں امسال مجلس انصاراللہ برطانیہ کےزیراہتمام چیرٹی واک میں جمع ہونے والی عطیہ جات کی رقوم کے چیک برطانیہ کےمختلف چیرٹی اداروں کےنمائندگان میں تقسیم کئے گئے۔اس تقریب میں مختلف اداروں کے نمائندگان اور میئر آلٹن Cllr Robyn Fitzer، میئر مرٹن Cllr Jhon Dehaney، اور Baroness Emma Nicholson MEP کے علاوہ دیگرمعززین نے بھی شرکت کی۔ نائب صدرصف دوم مجلس انصار اللہ برطانیہ محترم ولیداحمد صاحب نے چیرٹی واک کی رپورٹ پیش کی اور بتلایا کہ اس واک میں 1479 واکرز نے شرکت کی اورایک لاکھ بیس ہزار پونڈز سے زیادہ کے عطیہ جات جمع کئے گئے۔رپورٹ کے بعدمختلف چیریٹیز کےنمائندگان میں عطیہ جات کی رقوم کے چیک تقسیم کئے گئے

اتوار 28 اکتوبر 2007ء

اجتماع کے آخری دن کا آغاز باجماعت نمازتہجد اور نماز فجر کے بعد درس القرآن سے کیا گیا۔صبح علمی مقابلہ جات کے دوسرے اجلاس میں مقابلہ تقریر اور دینی معلومات پر مشتمل ایک کوئز پروگرام منعقد ہوا۔

اجلاس برموضوع نظام خلافت کی برکات

محترم مرزانصیراحمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس کا موضوع تھا’’نظام خلافت کی برکات‘‘۔ پہلی تقریر میں مکرم لئیق احمد طاہرصاحب مربی سلسہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ذریعہ خلافتِ اولیٰ میں خلافت کے قیام اوراستحکام کے لئے کی جانے والی کوششوں کا ذکرکیااور بتایا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اپنی زندگی میں ہی قدرت ثانیہ کے بارے میں وضاحت فرمادی تھی کہ جب تک میں نہیں جاؤں گا اس وقت تک قدرت ثانیہ نہیں آئے گی۔ یہاں قدرت ثانیہ سے مرادخلافت ہی تھی نہ کہ صدرانجمن احمدیہ جوکہ ان کی زندگی میں موجودتھی۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنی فراست اورتدبر سے منکرینِ خلافت کی تمام کوششوں کوناکام بنادیااورمشکلات اورمخالفت کے باوجودخلافت کے قیام اوراستحکام کے لئے اقدامات کئے۔

مکرم مولانا اخلاق احمد انجم صاحب نے اپنی تقریر میں خلافت کی اہمیت ، مقام اورحضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں منکرین خلافت کا سدّباب کے موضوع پرتقریر فرمائی اور بتایا کہ خلیفہ خدابناتا ہے اسی لئے خدا تعالیٰ اس کی جماعت کوخطرات سے بچاتا ہے اورمصیبت کے وقت

جب دشمن سر اٹھاتا ہے تو خدا گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے اور اپنی قدرت کا نمونہ دکھاتا ہے۔ انہوں نے آیت استخلاف کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ نبی کی طرح خلافت کی اطاعت بھی لازمی قرار دی گئی ہے۔

مکرم مولانا منور احمد خورشید صاحب نے اپنی تقریر میں خلافتِ ثالثہ اور خلافتِ رابعہ کے بابرکت ادوار کا ذکر کرتے ہوئے 74ء اور 84ء کے حالات کا موازنہ کیا اور فرمایا کہ خلافت ہی وہ راستہ ہے جو نبوت کی منزل کو مکمل کرتا ہے۔ خلافت کا ہر لحہ ایک معجزہ ہوتا ہے جن کا احاطہ کرنا انسانی زندگی کے بس کی بات نہیں، ہماری کامیابیاں بھی خلیفہ وقت کی دعاؤں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ خلیفہ وقت کا وجود ہر وقت خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے سائے میں ہوتا ہے۔

محترم مولانا مرزا نصیر احمد صاحب نے اختتامی خطاب میں اطاعت خلافت کے موضوع پر انصار کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظامِ وصیت میں شمولیت، نمازوں کی ادائیگی اور تعلیم القرآن کلاسوں کے حوالے سے ہدایات کی طرف توجہ دلائی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کا اصل منشاء سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس محترم امیر صاحب برطانیہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ کے بعد محترم صدر صاحب انصار اللہ برطانیہ کی قیادت میں انصار اللہ کا عہد دہرایا گیا۔ محترم امیر صاحب نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں ریجنل اور انفرادی سطح پر اوّل دوم سوم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات دیئے۔ امسال چیریٹی واک کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیہ جات کی رقوم جمع کرنے، اجتماع میں سو فیصد حاضری کا ٹارگٹ پورا کرنے، شعبہ مال میں مقررہ ٹارگٹ پورا کرنے اور دوران سال مجموعی طور پر بہترین کارکردگی دکھانے والی مجالس اور ریجنز کو انعامات دیئے گئے۔ امسال علم انعامی کے لئے مجلس ٹوٹنگ بہترین کارکردگی کی بنیاد پر اول اور علم انعامی کی مستحق قرار پائی۔ بارک اللہ لہم۔

تقریب تقسیم انعامات کے بعد محترم صدر صاحب انصار اللہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی اور مختصر خطاب کیا محترم صدر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے جب **نحن انصار اللّٰہ** کہا تو اپنا سب کچھ نچھاور کر دیا۔ ہم بھی ہر مرتبہ اپنا عہد دہراتے ہیں اور **نحن انصار اللّٰہ** کہتے ہیں تو ہمیں بھی اسی طرح کے نمونے پیش کرنے ہوں گے۔

اجتماع کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

❁❁❁❁❁

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

سویڈن میں اعلیٰ تعلیم کے بہترین مواقع

(وقار نذر)

نوبیل پرائز کا گھر سویڈن، شمالی یورپ کا تیسرا بڑا خوبصورت اور انتہائی محفوظ ملک ہے۔ عالمی سیاست سے دور یہ ملک علمی میدان میں روز بروز ترقی کی وجہ سے پوری دنیا کے طالب علموں کے لئے جنت کی حیثیت اختیار کر رہا ہے اس کے علاوہ سویڈن کی مشہور کمپنیاں IKEA, Ericsson,Volvo اور SAAB بھی دنیا میں اعلیٰ کوالٹی کی وجہ سے بلند مقام حاصل کر رہی ہیں۔ سویڈن میں 15 ویں صدی میں قائم ہونے والی یونیورسٹیاں اپنے تعلیمی معیار اور جدید ریسرچ کی وجہ سے پوری دنیا کی یونیورسٹیز میں اہم حیثیت اختیار کر رہی ہیں اپنی ریسرچ کو مزید وسعت دینے کے لئے سویڈش یونیورسٹیز نے مختلف شعبہ جات میں 400 سے زائد ماسٹر پروگرام آفر کئے ہوئے ہیں۔ انٹرنیشنل سٹوڈنٹس کیلئے یہ پروگرام انگریزی زبان میں پڑھائے جاتے ہیں تاکہ ریسرچ کے میدان میں مختلف خیالات اور Multiculturism کی وجہ سے مزید وسعت پیدا کی جا سکے اور ترقی کے نئے اہداف حاصل کئے جائیں۔

تعلیمی اخراجات

ایک اہم بات جو سویڈش یونیورسٹیز کو ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ یونیورسٹیاں پوری دنیا سے آئے ہوئے ماسٹر سٹوڈنٹس کو بھی تعلیم مفت فراہم کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ لائق طالب علموں کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں لیکن سب سے اہم بات خاص تعلیمی ماحول ہے۔

زبان

سویڈن میں نئے آنے والوں کو زبان کا مسئلہ نہیں ہوتا کیونکہ خوش اخلاق سویڈش زیادہ تر انگلش بول سکتے ہیں بلکہ انگلش میں بات کرنا پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح یونیورسٹی کے اندر اور باہر گورنمنٹ کے اداروں میں روزمرہ خرید و فروخت میں زبان کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ زیادہ تر کمپنیوں میں بھی انگریزی زبان ہی استعمال کی جاتی ہے اسی لئے ملازمت کے امکانات بھی زیادہ ہیں۔ لیکن تعلیم کے ساتھ ساتھ سویڈش زبان کا کورس بھی کروایا جاتا ہے تاکہ مکمل طور پر زبان کے مسئلے کو دور کیا جا سکے۔

رہائش

سویڈن میں آنے والے نئے طالب علموں کیلئے رہائش کی اعلیٰ سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ تعلیم کے ساتھ کام کی بھی اجازت ہے اور اس طریقہ سے طالب علم اپنی رہائش اور کھانے کے اخراجات پورے کرتے ہیں اور اسی طرح گرمیوں کی چھٹیوں میں کام کر کے اخراجات پورے کرتے ہیں۔ سویڈن میں اوسطاً رہائش کے اخراجات 2 ہزار کرونے سے 3 ہزار کرونے ہیں۔

Schengen ویزہ کی سہولت

سویڈش ویزہ ایک Schegen ویزہ ہے یعنی آپ یورپ کے 13 ممالک میں اس ویزہ کے ساتھ سفر کر سکتے ہیں ان ممالک میں جرمنی، فرانس، اٹلی وغیرہ شامل ہیں اس سہولت کی وجہ سے ان ممالک میں سالانہ جلسوں میں شرکت کی سعادت حاصل ہوتی ہے اور اس کے علاوہ ان ممالک کی یونیورسٹیز کے دورے سے علم کے حصول کے دوسرے مواقع بھی ملتے ہیں۔

Students Exchange کی سہولت

سویڈن میں ماسٹر سٹوڈنٹس کو بطور Student Exchange کسی بھی دوسری یونیورسٹی میں اپنی پسند کا کورس لینے کی سہولت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یورپ کے کئی دوسرے ممالک مثلاً جرمنی، فن لینڈ وغیرہ میں بھی بطور Students Exchange کورس پڑھے جا سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی تعلیمی اخراجات سویڈش گورنمنٹ ہی برداشت کرتی ہے۔

Thesis

ماسٹر پروگرام کورس ورک مکمل کرنے کے بعد ڈگری کے حصول کیلئے Master Thesis کرنا ہوتا ہے یہ ایک Professional Project یا ایک ریسرچ ورک ہو سکتا ہے۔ سویڈن میں آپ اپنی پسند کا Thesis Work اپنی یونیورسٹی کے علاوہ کسی بھی دوسری یونیورسٹی یا کمپنی میں کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں سویڈش کمپنیاں مثلاً Ericsson Paid Thesis, آفر کرتی ہیں اس کے مکمل ہونے کے بعد ملازمت کے کافی امکانات ہوتے ہیں۔

ملازمت کے مواقع

سویڈن میں ماسٹر ڈگری مکمل کرنے کے بعد ملازمت کے امکانات بھی کافی روشن ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف Recruitment Companies کے ذریعہ آپ پورے یورپ میں اپنی مطلوبہ ملازمت ڈھونڈ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ کے پاس اپنے شعبہ کا وسیع تجربہ ہو تو ملازمت کے امکانات اور زیادہ ہو جاتے ہیں۔ خاص طور پر کمپیوٹر سائنس کے شعبہ میں امکانات زیادہ ہیں۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایک اور Option برطانیہ میں Working Holiday Maker کے ویزہ کا حصول ہے اس ویزہ کے ذریعہ آپ برطانیہ میں ایک سال کام کر سکتے ہیں اور مطلوبہ ملازمت تلاش کر سکتے ہیں۔ سویڈن میں بھی اسی قسم کے ویزہ دینے کے قانون پر غور ہو رہا ہے اور امید ہے کہ جلد یہ قانون منظور کر لیا جائے گا۔

Addmission Requirments

سویڈن کی یونیورسٹیز میں داخلے کیلئے مندرجہ ذیل Requirments ہیں:۔

HEC سے منظور شدہ یونیورسٹی سے چار سالہ بیچلر یا دو سالہ ماسٹر ڈگری IELTS میں 6.0 بینڈ سے زیادہ سکور۔

IELTS سویڈش یونیورسٹیز کی Requirment ہے Embassy کی نہیں۔ اس لئے اگر یونیورسٹی میں داخلہ ہو جائے تو Embassy کو ویزہ دینے میں اعتراض نہیں ہوتا اس کے علاوہ یونیورسٹی کے داخلہ فارم کے ساتھ اپنی موجودہ یونیورسٹی کے پروفیسر کے Recommendation اور خود لکھی ہوئی Statment of purpose to Study in sweden بھی بھجوانی ہوتی ہے۔

موسم بہار 2008ء میں شروع ہونے والے تعلیمی سال کیلئے داخلے نومبر 2007ء سے شروع ہو رہے ہیں۔ جبکہ درخواست دینے کی آخری تاریخ یکم فروری 2008ء ہے۔

اس وقت احمدی طالب علموں کی ایک بڑی تعداد سویڈن میں تعلیم حاصل کر رہی ہے جو خدا کے فضل سے علمی میدان اور جماعت سے تعلق میں مثالی نمونہ ہیں۔ سویڈن جماعت کے زیر انتظام ایک Student Body بھی قائم کی گئی ہے جو ہمہ وقت نئے آنے والے طالب علموں کی مدد کیلئے تیار ہے۔ خاکسار سویڈن میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والے طالب علموں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس سال بھرپور طریق سے ان یونیورسٹیز میں Apply کریں اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

اہم لنکس

www.studyinsweden.se

www.studera.nu

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 21/ نومبر 2007ء)

☆......☆......☆

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدسالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حسرت ناکام

ہفت روزہ ''ضرب مومن'' کے شمارہ نمبر 18 (13 تا24/مارچ2005ء) میں ملاّ منظور چنیوٹی کی ایک تقریر کی قسط نمبر 3 شائع ہوئی ہے جس میں سے ایک مختصر اقتباس ماہنامہ ''السلام'' بیلجیئم اگست، ستمبر 2006ء میں شامل اشاعت ہے۔ اس تقریر میں ملاّ چنیوٹی نے اپنی حسرت ناکام کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''میں پوری دنیا گھوما ہوں۔ ناروے جس کے بعد قطب شمالی صرف دو گھنٹے کے سفر پر ہے۔...... وہاں بھی قادیانی ہیں۔ یورپ کا آخری ملک پرتگال ہے ...... لیکن وہاں بھی قادیانی ہیں ...... یہ دنیا کے آخری کنارے تک پہنچے ہوئے ہیں...... مسلمانوں میں جو فرقے پیدا ہوئے، اُن میں کوئی ایک فرقہ بتاؤ جس کی وسعت اتنی ہو کہ وہ پوری دنیا میں ہو۔ اصل مصیبت یہ ہے کہ ایک طرف مسلمان اور دوسری طرف قادیانی نماز پڑھ رہے ہوں تو کوئی سمجھ سکتا ہے ان میں قادیانی کون ہے؟ مسلمان کون ہے؟ وہی کلمہ، وہی نماز، وہی مسجد اور وہی قرآن۔......''

وعدہ خلافی کے گناہ سے بچانا

ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' ربوہ جون 2006ء میں حضرت مولانا ظہور الدین اکمل صاحبؓ کا بیان فرمودہ یہ واقعہ شائع ہوا ہے کہ عبداللہ جان پشاوری ٹیلر ماسٹر نہایت عمدہ سلائی کرتا تھا مگر اس کی عادت تھی کہ کپڑا بہت دیر سے حتیٰ کہ بعض دفعہ چھ چھ ماہ بعد سی کر دیتا کیونکہ جم کر بیٹھنے کا عادی نہ تھا۔ میں نے ایک بار دیکھا کہ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ ماہ جون میں گرم کپڑا اپنے کوٹ کے لئے اُسے دے رہے ہیں۔ میں نے کہا مولوی صاحب! ابھی تو چار پانچ ماہ موسم سرما میں باقی ہیں۔ فرمانے لگے میں اسے وعدہ خلافی کے گناہ سے بچانے کے لئے ایسا کر رہا ہوں۔

انڈیکس 2007ء

2007ء کے دوران ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بننے والے مضامین کا انڈیکس ذیل میں پیش ہے۔ اسکی تیاری میں اگرچہ ہر ممکن احتیاط برتی گئی ہے تاہم کسی فروگذاشت کی صورت میں ادارہ معذرت خواہ ہے۔

۵/جنوری ۲۰۰۷ء - شمارہ ۱

☆ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی قابل تقلید مالی قربانیاں
ازمکرم محمد جاوید صاحب
☆ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی نظم سے انتخاب
''اہل افریقہ کے دل چمکے خدا کے نور سے''
☆ ابتلاؤں کا فلسفہ اور قرب الٰہی ازمکرم عبدالسمیع خان صاحب
☆ سیسہ ازمکرم طاہر احمد نسیم صاحب

۱۲/جنوری ۲۰۰۷ء - شمارہ ۲

☆ اصحاب احمدؑ کا صبر واستقامت ازمکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب
☆ محترم حکیم عطاء الرحمٰن صاحب ازمکرم ضیاء الرحمٰن صاحب
☆ مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر ازمکرم محمود احمد قریشی صاحب
☆ محترم غلام رسول صاحب وانی ازمکرم عاشق حسین گنائی صاحب
☆ محترم چودھری شبیر احمد صاحب کی نظم سے انتخاب
''لذت ہر دو جہاں پاتا ہوں تیری چاہ میں''

۱۹/جنوری ۲۰۰۷ء - شمارہ ۳

☆ حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ
از حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ، مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب، محترم مولوی محمد احمد جلیل صاحب، محترم شیخ عبدالقادر صاحب، مکرم عبدالسلام اختر صاحب ایم اے، مکرم تاج الدین صاحب لائلپوری اور حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب
☆ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب
ازمکرمہ فرحت الہ دین صاحبہ
☆ مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب
ازمکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب

۲۶/جنوری ۲۰۰۷ء - شمارہ ۴

☆ حکیم جالینوس ازمکرم شکیل احمد ناصر صاحب
☆ محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب ازمکرم پروفیسر حمید احمد صاحب

۲/فروری ۲۰۰۷ء - شمارہ ۵

☆ رسول اللہ ﷺ کی محبت الٰہی اور غیرت توحید
ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب
☆ درود شریف کی برکت ازمکرم کرنل (ر) بشارت احمد صاحب
☆ مکرم ملک سعید احمد خاں صاحب ازمکرم ظہور احمد صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''سب ارمان دعائیں بن کر چشم تر میں رہتے ہیں''
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''ان سے اظہار مدعا کرتے''

۹/فروری ۲۰۰۷ء - شمارہ ۶

☆ حضرت چودھری اللہ داد خان صاحب
☆ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی وجہ امتیاز
ازمکرم حافظ محمد صدیق صاحب

۱۶/فروری ۲۰۰۷ء - شمارہ ۷

☆ حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ ازمکرم سردار احمد صاحب

۲۳/فروری ۲۰۰۷ء - شمارہ ۸

☆ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی یادیں
ازمکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب
☆ مکرم میاں جمال احمد صاحب کا ذکر خیر
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی ایک غزل سے انتخاب
''چراغ کوئی جل رہا ہو آندھیوں کے درمیاں''

۲/مارچ ۲۰۰۷ء - شمارہ ۹

☆ غیرت دینی کے چند بے نظیر نمونے ازمکرم محمود احمد انیس صاحب
☆ مکرمہ بشریٰ منیر صاحبہ ازمکرم منیر الدین احمد صاحب
☆ مکرم ثاقب زیروی صاحب کی نظم ''وقت آنے دو'' سے انتخاب
''رعنائیاں ہر سو بکھریں گی کیسوئے سحر لہرانے دو''

۹/مارچ ۲۰۰۷ء - شمارہ ۱۰

☆ حضرت بابا محمد حسن صاحب ازمکرم احمد طاہر مرزا صاحب

۱۶/مارچ ۲۰۰۷ء - شمارہ ۱۱

☆ مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کا ایک انٹرویو
ازمکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب اور مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب
☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی ایک نظم بعنوان ''زیارت بہشتی مقبرہ'' سے انتخاب
''عجیب سا دل کا ماجرا ہے''

۲۳/مارچ ۲۰۰۷ء - شمارہ ۱۲

☆ تین انصاری صحابہؓ (حضرت اُسید بن حُضیرؓ، حضرت سعدؓ بن عبادہ، حضرت سعد بن معاذ) ازمکرم فرخ سلمانی صاحب
☆ مکرم احمد منیب صاحب کی نظم سے انتخاب
''وہ میرے قلب وجگر میں مرے لہو میں تھا''

۳۰/مارچ ۲۰۰۷ء - شمارہ ۱۳

☆ صحابہ رسولؐ کی راست گفتاری اور امانت و دیانت
ازمکرم رحمت اللہ شاکر صاحب

۶/اپریل ۲۰۰۷ء - شمارہ ۱۴

☆ خان بہادر ملک صاحب خانصاحب نون
ازمکرم عبدالسمیع نون صاحب
☆ محترم محمد منیر خان شامی شہید
ازمکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب
☆ مکرم فواد محمد کانو صاحب مبلغ سلسلہ
☆ محترم چودھری غلام حسین صاحب ازمکرمہ مبارکہ سنوری صاحبہ
☆ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''چھوڑ و مت مجھ کو اکیلا میرے اللہ کبھی''
☆ مکرم رشید احمد قیصرانی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''تن من ہی جب ہار چکے، تکرار کریں پھر کیسے یار''

۱۳/اپریل ۲۰۰۷ء - شمارہ ۱۵

☆ محترم رشید احمد چودھری صاحب
☆ محترم مرزا محمد خان صاحب ازمکرم منیر احمد صاحب
☆ محترم محمد احمد فیض صاحب
☆ محترم احمد خان صاحب
☆ محترم صوبیدار عبدالمنان دہلوی صاحب
ازمکرم ریاض احمد چودھری صاحب
☆ گھوڑوں کی اعلیٰ اقسام بریگیڈیئر (ر) سید ممتاز احمد صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''خدا سے عہد و پیاں کی علامت ہے مرا پردہ''

۲۰/اپریل ۲۰۰۷ء - شمارہ ۱۶

☆ محترم محمد یعقوب امجد صاحب
☆ پمپائے (Pompeii)
☆ دھیان سنگھ ازمکرم بابر شبیر صاحب
☆ آدمی کی قیمت
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''آپ ان گلیوں میں گھومے، ان مکانوں میں رہے''

۲۷/اپریل ۲۰۰۷ء - شمارہ ۱۷

☆ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا بلند اخلاق
از ڈاکٹر عبدالرحمٰن کامٹوی صاحب
☆ محترم ماسٹر ملک محمد عبداللہ ریحان صاحب
☆ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب ازمکرم میر غلام احمد نسیم صاحب
☆ اہرام مصر ازمکرم آر۔ ایس بھٹی صاحب
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی نظم سے انتخاب
''مرے مولا مجھے تُو قادیاں دارالاماں لے جا''
☆ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی نظم ''تازہ جہاں'' سے انتخاب
''سہانا ہے سماں تازہ جہاں معلوم ہوتے ہیں''

۴/مئی ۲۰۰۷ء - شمارہ ۱۸

☆ ناقابل فراموش واقعات
ازمکرم خورشید پربھاکر صاحب (درویش قادیان)
☆ مکرم مرزا منظور احمد صاحب
☆ محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب
ازمکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب
☆ محترم صدر الدین کھوکھر صاحب
ازمکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب
☆ مکرم ظہور احمد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''خلافت ایک نعمت ہے خدائے پاک کا احساں''

☆ وفادار کتے اور ان کا استعمال
از بریگیڈیئر (ر) سید ممتاز احمد صاحب
☆ سلائی مشین۔ ایک مفید ایجاد
☆ اعزازات (مکرم ڈاکٹر قمر احمد شمس صاحب + مکرم عطاء الوہاب صاحب + مکرم اعزاز احمد صاحب + مکرم منصور احمد ضیاء صاحب + مکرمہ ندرت بشریٰ صاحبہ + مکرمہ راحت بشریٰ صاحبہ + مکرمہ فریحہ آصف صاحبہ)
☆ مکرم محمود الحسن صاحب کی ایک غزل سے انتخاب
''تمہاری ایک جھلک جب کبھی نظر آئی''

۱۱/مئی ۲۰۰۷ء - شمارہ ۱۹

☆ ملک مشتاق احمد صاحب سگُّو ازمکرم حفیظ احمد خالد صاحب
☆ محترم حاجی عبدالغنی صاحب ازمکرم ریاض احمد ملک صاحب
☆ محترم مولانا جلال الدین قمر صاحب
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی نظم ''یہیں چین ملے گا'' میں سے انتخاب
''انذاری نشان ملتے ہیں موسم کی نظر میں''

۱۸/مئی ۲۰۰۷ء - شمارہ ۲۰

☆ وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا
ازمکرم سہیل ثاقب بسراء صاحب
☆ حضرت فضل عمرؓ کا علمی ذوق
☆ محترم صوفی عبدالغفور صاحب
☆ مکرم نسیم سیفی صاحب کی ایک غزل میں سے انتخاب
''سات سمندر پار کسی کی ہلکی سی آواز''

۲۵/مئی ۲۰۰۷ء - شمارہ ۲۱

☆ حضرت مصلح موعودؓ سے وابستہ چند یادیں
ازمکرم ملک صلاح الدین صاحب
☆ حضرت مصلح موعودؓ
☆ مکرم لئیق احمد عابد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''جلوہ مستور آج دیکھیں گے''

یکم جون ۲۰۰۷ء - شمارہ ۲۲

☆ محبوب وہردلعزیز امام ازمکرم عبدالباسط شاہد صاحب
☆ قلب وجگر کی یادداشت
☆ حضرت مصلح موعودؓ کی شخصیت ازمکرم میاں اعجاز احمد صاحب
☆ حضرت مولوی غلام حسین صاحب ازمکرم شفیق احمد ججہ صاحب
☆ مکرم پروفیسر کرامت راج صاحب کی نظم سے انتخاب
''ہر ایک طرف سے کارواں، تھے سوئے قادیاں رواں''
☆ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبؓ کے بارہ میں مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی نظم سے انتخاب
''حریم حسن کے کس کس لقب سے یاد کروں''

۸/جون ۲۰۰۷ء - شمارہ ۲۳

☆ سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ از حضرت عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ
☆ غیر مسلموں میں شادی۔ ایک انتباہ ازمکرم محمد شریف خانصاحب
☆ احمدیہ گزٹ کا فضل عمر ہسپتال نمبر
☆ نامعلوم شاعر کی ایک غزل سے انتخاب
''زمانے میں خیالِ بیش وکم رکھنا ہی پڑتا ہے''

۱۵/جون ۲۰۰۷ء - شمارہ ۲۴

☆ اسلام اور رحم کی بناء پر قتل کا جدید رجحان
ازمکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب
☆ حضرت مرزا عبدالحق صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3/اگست 2006ء میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی ایک نعت شامل اشاعت ہے۔ اس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اس کی تعریف میں پکڑا ہے قلم مَیں نے آج
جس کو حاجت نہیں مِدحت کوئی اس کی لکھے
وہ محمدؐ ہے ، خدا خود ہے ثناخواں اس کا
نقش تعریف کے سب ذات سے اسکی ابھرے
جس کو خالق نے کہا باعث تخلیق جہاں
اس کی توصیف کا حق کیسے ادا ہو مجھ سے
مَیں نے سوچا کہ لکھوں مَیں بھی کوئی نعتِ نبیؐ
لاؤں وہ لفظ کہاں سے جو کوئی بات بنے

☆ محترم پیر معین الدین صاحب
☆ مکرم ہارون جالو صاحب
☆ محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب
☆ محترم عبدالجلیل عشرت صاحب ازمکرم محمد سعید احمد صاحب
☆ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب کی جامعہ احمدیہ کے بارہ میں ایک نظم سے انتخاب
''مہدیٔ دوراں نے ڈالی تھی بنا بعد از دعا''

۲۲رجون ۲۰۰۷ء - شمارہ ۲۵

☆ کائنات، آغاز سے انجام تک (بِگ بینگ اور بلیک ہول کے نظریات) ازمکرم آر۔ ایس بھٹی صاحب
☆ ثریا ازمکرم محمود احمد انجم صاحب
☆ اعزازات (مکرمہ رخشندہ کوکب صاحبہ + مکرم سہیل احمد صاحب + مکرمہ راشدہ مقدس صاحبہ + مکرمہ وردہ عزیز صاحبہ + مکرم ڈاکٹر انجینئر سلمان احمد صاحب)
☆ مکرم پنڈت میلا رام وفا صاحب کا سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کو منظوم ہدیۂ عقیدت
''نیک بندوں سے کبھی خالی نہیں ہوتا جہاں''

۲۹رجون ۲۰۰۷ء - شمارہ ۲۶

☆ شمس العلماء سید میر حسن صاحب سیالکوٹی
ازمکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

۶رجولائی ۲۰۰۷ء - شمارہ ۲۷

☆ حضرت داؤد جان شہید ازمکرم ابراہیم جان صاحب
☆ حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب بھیرویؓ
ازمکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
☆ محترم ملک محمد اقبال صاحب ازمکرم عبدالباسط بٹ صاحب
☆ احمدیہ مرکز سورینام کی یادیں ازمکرم میر غلام احمد نسیم صاحب
☆ محترم میاں محمد صفدر لانگ صاحب ازمکرمہ ف۔ا۔ لانگ صاحبہ
☆ مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی نظم سے انتخاب
''آج سے سو سال پہلے ہم نے دیکھا اک نشاں''
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی نظم سے انتخاب
''عصر بیمار کی اب دوا اَور ہے''
☆ مکرم رشید قیصرانی صاحب کی غزل سے انتخاب
''جو بلند بالا حروف سے، جو پرے ہے دشتِ خیال سے''

۱۳رجولائی ۲۰۰۷ء - شمارہ ۲۸

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی اذان سے محبت کے چند واقعات
ازمکرم عبدالسمیع نون صاحب
☆ محترم شیخ محمد حسن صاحب ازمکرمہ صفیہ بشیر سامی صاحبہ
☆ پالتو جانوروں کی شناخت
ازمکرم بریگیڈیئر (ر) سید ممتاز احمد صاحب
☆ ''مقام محمود'' کے عنوان سے جناب اختر گوبند پوری صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''تیری توقیر بڑی ہے تیری عظمت کی قسم''

۲۰رجولائی ۲۰۰۷ء - شمارہ ۲۹

☆ محترم محمد یعقوب امجد صاحب
☆ تھامس الوا ایڈیسن (مرسلہ: مکرم قمر رشید بلوچ صاحب)
☆ حضرت ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحبؓ ازمکرم شیخ ناصر احمد صاحب
☆ محترم چودھری محمد شریف صاحب
ازمکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب
☆ مکرم طارق بشیر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''وہ پاک وِذ کی رحمت و قربت کا نشاں تھا''

۲۷رجولائی ۲۰۰۷ء - شمارہ ۳۰، ۳۱

☆ دعا کی تاثیر اور قبولیت کے طریق ازمکرم اشرف کاہلوں صاحب
☆ حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب ازمکرم عبدالحلیم سحر صاحب
☆ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ازمکرم محمد داؤد صاحب
☆ سنگاپور میں قیام کی یادیں
از ہومیو ڈاکٹر مکرم سلطان احمد مجاہد صاحب
☆ اخلاص و خدمت کے ایمان افروز واقعات
ازمکرم ابن کریم صاحب
☆ مکرم عبدالکریم خالد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''کون اترا ہے زمیں پر خوش خبر سب سے الگ''
☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''مٹ پایا نہ قسمت کا لکھا اب کے برس بھی''
☆ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''عجب دلکش سماں دارالاماں میں''

☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی نظم ''انتظار'' سے انتخاب
''جا کر کہے کوئی در و دیوارِ یار سے''

۱۰راگست ۲۰۰۷ء - شمارہ ۳۲

☆ محترم مولوی بشارت احمد بشیر صاحب
ازمکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب
☆ حضرت برکت بی بی صاحبہ ازمکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ
☆ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ کے ایک دوغزلہ سے انتخاب
''گھات میں ہے صفِ دشمناں شہر میں''
☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی نظم ''شجر عظیم'' سے انتخاب
''یوں تو دنیا میں گلستاں ہیں بہت اور جا بجا''

۱۷راگست ۲۰۰۷ء - شمارہ ۳۳

☆ عدلِ فاروقیؓ کی جلوہ نمائیاں ازمکرم عبدالقدیر قمر صاحب
☆ لڑکیوں کو حق وراثت سے محرومی کیوں؟
☆ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ کی ایک طویل غزل سے انتخاب
''آئی جو سر پہ شام تو مَیں نے کہی غزل''

۲۴راگست ۲۰۰۷ء-شمارہ ۳۴

☆ اللہ تعالیٰ کی تائید...... بارش کے ذریعہ ظاہر ہونے والے نشانات ازمکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب
☆ مکرم فواد محمد کانو صاحب ازمکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نعت سے انتخاب
''جب ارض و سما، نہ زمان و مکاں تھا''
☆ مکرم چودھری محمد علی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''زندانِ ہجر میں کوئی روزن نہ باب تھا''

۳۱راگست ۲۰۰۷ء - شمارہ ۳۵

☆ محترم ماسٹر محمد یاسین صاحب ازمکرمہ ماہم سلیم صاحبہ
☆ ریڈیو کا موجد مارکونی
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کے کلام سے انتخاب
''رُخ سے کوئی حجاب ہٹاتا چلا گیا''
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''ہر دَور کے مہکانے کا سامان کیا ہے''

۷رستمبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۳۶

☆ حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسیؓ کی آپ بیتی
(مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)
☆ سیرۃ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ ازمکرم ماسٹر مولا داد صاحب، مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ، مکرم محمد حیات صاحب
☆ محترم ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب
ازمکرم قریشی محمد کریم صاحب
☆ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ ازمحترم شیخ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا عبدالرحمٰن جٹ صاحب، محترم شیخ محمد احمد پانی پتی صاحب، محترم مولوی برکات احمد راجیکی صاحب، مکرم میاں اللہ دتہ صاحب، حضرت مرزا عبدالحق صاحب، مکرم مولانا محمد سلیم صاحب، مکرم مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب، حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحبؓ
☆ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب:
''زمیں کی ایک کروٹ نے بدل ڈالے سماں سارے''
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کی نظم ''اشک کے نگینے'' سے انتخاب
''انہیں زمیں سے اٹھاؤ، یہ آبگینے ہیں''

۱۴رستمبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۳۷

☆ محترم چودھری فضل کریم صاحب
(مرتبہ مکرم حامد کریم محمود صاحب)
☆ محترم ڈاکٹر مجیب الرحمٰن پاشا صاحب شہید
ازمکرم محمد طارق محمود صاحب
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کی نظم سے انتخاب
''جو کوئے عشق میں جھولی دراز رکھتے ہیں''
☆ مکرمہ طیبہ زین صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''خوشبو وہی، چمن بھی وہی، رنگِ گُل وہی''

۲۱رستمبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۳۸

☆ مسجد ناصر سویڈن کی تعمیر نو ازمکرم انور رشید صاحب
☆ کوہ نُور ہیرے کی کہانی ازمکرم مخدوم مجیب احمد صاحب طاہر
☆ مکرم عبدالسلام اختر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''سنا رہے ہیں زمانے کو قربِ حق کی نوید''

۲۸رستمبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۳۹

☆ جادو اور ٹونے ٹوٹکے کی حقیقت
ازمکرم عبدالوہاب احمد شاہد صاحب

☆ مکرم اظہر احمد بزمی صاحب کی ایک غزل سے انتخاب
''ہر پیڑ بریدہ سر اور بوم تماشائی''
☆ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کا خدام احمدیت سے خطاب
''اک آگ سی سینوں میں دہکائے ہوئے رکھنا''

۵راکتوبر ۲۰۰۷ء-شمارہ ۴۰

☆ محترم شیخ عبدالماجد صاحب ازمکرم شیخ عبدالمالک صاحب
☆ محترم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ازمکرمہ بشریٰ مظفر صاحبہ
☆ محترم میجر ڈاکٹر محمود احمد شہید ازمکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب
☆ مکرم عطاء کریم شاد صاحب کے صد سالہ جشن خلافت کے حوالہ سے کہے جانے والے کلام سے ایک انتخاب:
''کڑی دھوپ بھی، پر ہمارے لئے، خدا کی محبت کا سایہ رہا''
☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی ایک نظم سے انتخاب جو حضور انور ایدہ اللہ کی سنگاپور سے روانگی کا منظر دیکھ کر کہی گئی:
''یہ خلافت کی جلوہ آرائی''

۱۲راکتوبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۴۱

☆ دو فرزندان احمدیت (فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق + میجر قاضی بشیر احمد شہید) ازمکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ چیونٹیاں
☆ مکرمہ حمیدہ ثریا صاحبہ ازمکرم پیر افتخار الدین احمد صاحب
☆ اعزازات (مکرم طاہر محمود صاحب + مکرم سرفراز احمد صاحب + مکرم سہیل احمد صاحب)
☆ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کے کلام سے انتخاب
''وصیت کیا ہے اظہار تمنائے اطاعت ہے''
☆ مکرم عبدالحمید خان شوق صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''یہ واقفین زندگی بڑے ہی سخت جان ہیں''

۱۹راکتوبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۴۲

☆ حضرت مسیح موعودؑ کا انداز فکر ازمکرم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب
☆ محترم سیٹھ محمد اسحٰق صاحب ازمکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب
☆ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ ازمکرم محمد فہیم ملک صاحب
☆ مکرم راجہ محمد مرزا صاحب کی قبول احمدیت
☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''ڈوبے ہوئے ہیں شورِ قیامت میں خشک و تر''

۲۶راکتوبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۴۳

☆ سمندر کی گہرائیوں میں ازمکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب
☆ مکرم طیب عرفان صاحب لسکانی بلوچ
ازمکرم منور احمد بلوچ صاحب
☆ مکرم محمد صدیق امرتسری صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''دوستو! بہرِ خدا وقت کی قیمت سمجھو''

۲رنومبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۴۴

☆ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب
ازمکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب کے حوالہ سے چند یادیں
☆ جانوروں کی دنیا از لیکچرز حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ
(مرتبہ ہومیو ڈاکٹر مقبول احمد صدیقی صاحب)
☆ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''بہت ارمان تھا دل میں کہ ہم دارالاماں جاتے''
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی نظم ''یارِ دلنشیں'' سے انتخاب
''خدا کرے کہ کٹے زیست اس مکیں کی طرح''
☆ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب کی نظم سے انتخاب
''کچھ بے کلی بھی دل کی چھپائی نہ جا سکی''

۹رنومبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۴۵

☆ سیرالیون کے احمدیوں کی بے مثال قربانیاں ازمکرم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب
☆ حضرت میاں محمد حیات صاحبؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''نعمتیں مولا کی ہم کر ہی نہیں سکتے شمار''
☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ شہید سے متعلق نظم سے انتخاب
''خاک سے تیری اٹھائے گا خدا تیرے حلیف''

۱۶رنومبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۴۶

☆ حضرت حاجی غلام احمد صاحبؓ آف کریام ازمکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

۲۳رنومبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۴۷

☆ معجزانہ الٰہی حفاظت کے نظارے ازمکرم مولوی محمد صدیق گورداسپوری صاحب
☆ مسجد تعمیر ہوگئی ازحضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ سبز پگڑی والے
☆ مکرم اے۔ آر بدر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''سائے میں فضلوں کے تیرے مَیں ہوا برگ و بار''

۳۰رنومبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۴۸

☆ محترم سردار سلطان علی خانصاحب ازمکرم قریشی محمد اسلم صاحب
☆ شمالی روشنیاں (Aurora/Northern Lights)
ازمکرم آر۔ ایس بھٹی صاحب
☆ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''اُس دلربا کی چاہت محسوس کر کے دیکھو''

۷ردسمبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۴۹

☆ محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب ازمکرم پرویز پروازی صاحب
☆ محترم عبدالجلیل عشرت صاحب ازمکرم محمود احمد ملک صاحب
☆ ولبر رائٹ اور اُروائل رائٹ (ہوائی جہاز کے موجد)
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نعت سے انتخاب
''نبوت ختم ہے تجھ پر، رسالت ختم ہے تجھ پر''
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی نظم بعنوان ''دائرہ بیعت کے حصار میں'' سے انتخاب
''نہ سکون و چین ان کو آرام تک نہ پہنچے''

۱۴ردسمبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۵۰

☆ مامور زمانہ کی توہین کا انجام ازمکرم شیخ مبارک احمد صاحب
☆ محترمہ سیدہ حفیظۃ الرحمٰن صاحبہ
ازمکرم میر مبارک احمد صاحب تالپور
☆ لائبریری آف کانگریس ازمکرم جواد احمد صاحب

۲۱ردسمبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۵۱

☆ حضرت حافظ مختار احمد صاحبؓ شاہجہانپوری
ازمکرم لئیق احمد طاہر صاحب
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی نظم ''دست دعا'' سے انتخاب
''بڑھ گیا ظلم و جور و جفا آجکل''

۲۸ردسمبر ۲۰۰۷ء - شمارہ ۵۲

☆ ملّا منظور چنیوٹی کی حسرت ناکام
☆ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی سیرۃ...... وعدہ خلافی کے گناہ سے بچانا
☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی نعت سے انتخاب
''اس کی تعریف میں پکڑا ہے قلم میں نے آج''
☆ مکرم حبیب الرحمٰن ساحر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''مژدہ اے تشنہ لباں! اے کشتگان روزگار!''
☆ 2007ء میں الفضل ڈائجسٹ کی زینت بننے والے مضامین کی مکمل فہرست

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

جماعت احمدیہ کینیڈا کے ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' جلسہ سالانہ نمبر 2006ء میں مکرم حبیب الرحمٰن ساحر صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

مژدہ اے تشنہ لباں ! اے کشتگان روزگار!
پھر جواں ہے دورِ صہبا و سبو و جام و مَے
پھر درِ پیرِ مغاں سے ہے صلائے رستگار
پھر اسیروں کو رہائی کی نویدِ نَو ملے
شب گزیدوں کو خدا کے نُور کی پھر ضَو ملے

وقت پھر دہرا رہا ہے گردشِ لیل و نہار
''آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار''
مرحبا ! دست مسیح پاک سے کسر صلیب
مرحبا ! نَصْرٌ مِّنَ اللّٰه، مرحبا ! فَتْحٌ قَرِيْب

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

4th January 2008 – 10th January 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 4th December 2008

00:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
01 :30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests.
02:30	Al Maaidah: preparing Mexican food.
02:50	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 27th May 2005.
03:50	MTA sports: Jamia Ahmadiyya Rabwah Annual Games 2007.
04:55	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 2nd September 1997.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 25th April 2004.
08:00	Le Francais C'est Facile: Lesson no. 105.
08:30	Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life and character of the Holy Prophet (saw).
09:30	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 59 recorded on 24th November 1995.
10:35	Indonesian Service
11:35	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:05	Tilaawat & MTA News
13:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
14:30	Dars-e-Hadith
14:45	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:45	Seerat Sahabah Rasool (saw)
16:15	Friday Sermon [R]
17:25	Spotlight: an interview with Syed Mehmood Ahmad Shah.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News Review Special
21:10	Friday Sermon [R]
22:25	MTA Travel: a visit to Calgary, Canada
22:50	Urdu Mulaqa'at: session 59 [R]

Saturday 5th January 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:00	Le Francais C'est Facile: lesson no. 105
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 30th December 1996.
02:30	Spotlight: an interview with Syed Mehmood Ahmad Shah.
03:35	Friday Sermon: recorded on 04/01/08.
04:55	Urdu Mulaqa'at: session 59
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Children's Class with Huzoor. Recorded on 27th November 2004.
08:10	Tahir Heart Institute
08:30	Friday Sermon: rec. 04/01/08 [R]
09:35	Qur'an Quiz
10:00	Indonesian Service
11:00	French Service
12:00	Tilaawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Intikhab-e-Sukhan
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:15	Mosha'airah : an evening of poetry.
17:20	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 15/03/1998.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:15	Australian Documentary: Documentary on Emu Birds.
22:55	Friday Sermon: rec. 04/01/08 [R]

Sunday 6th January 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00	Qur'an Quiz
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 31st December 1996.
02:30	Seerat Sahabiyat: a programme about the Life and Character of Hadhrat Sayeda Nawab Mubarika Begum Sahiba (ra).
03:25	Friday Sermon: rec. 04/01/08
04:25	Mosha'airah: an evening of Poetry
05:25	Australian Documentary: Documentary on Emu Birds.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor, recorded on 2nd December 2006.
08:00	Learning Arabic: lesson no. 5
08:30	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Denmark.
08:50	MTA Variety: Lajna Symposium 2006
09:20	MTA Travel: documentary featuring a visit to Cairo, Egypt.
10:00	Indonesian Service
10:55	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 23rd February 2007.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:45	Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
13:40	Friday Sermon: Rec. 28th December 2007.
14:50	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:00	MTA Travel: visit to Cairo, Egypt [R]
16:35	Huzoor's Tours [R]
16:55	MTA Variety [R]
17:25	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th June 1996. Part 2.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA International News Review
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:30	Huzoor's Tours [R]
22:55	Learning Arabic: Lesson no. 5 [R]
23:20	Ilmi Khitabaat

Monday 7th January 2008

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 1st January 1997.
02:05	Friday Sermon: rec. 4th January 2008.
03:10	MTA Variety: Lajna Symposium 2006.
03:35	MTA Travel: Visit to Cairo, Egypt.
04:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th June 1996.
05:20	Ilmi Khitabaat
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau Class held with Huzoor. Recorded on 11th February 2006.
07:55	Le Francais C'est Facile: lesson no. 82
08:20	Medical Matters: Skin Diseases
08:50	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 22, Recorded on 09/03/1998.
09:50	Indonesian Service
11:00	Ghazwat-e-Nabi (saw)
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:10	Bangla Shomprochar
14:15	Friday Sermon: rec. 17/11/2006.
15:00	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:05	Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Sultan Ahmad Zafar on the topic of the Institution of Khilafat in the Ahmadiyya Community at Jalsa Salana Qadian 2006.
16:45	Rencontre Avec Les Francophones [R]
17:50	Medical Matters: Dental Health
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th January 1997.
20:30	MTA International Jama'at News
21:10	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:05	Ghazwat-e-Nabi (saw) [R]

Tuesday 8th January 2008

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 82
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:35	Friday Sermon: rec. 17th November 2006.
03:15	Rencontre Avec Les Francophones
04:20	Ghazwat-e-Nabi (saw)
05:20	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor recorded on 13th June 2004.
08:20	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 19th June 1996. Part 1.
09:15	Global Warming
10:10	Indonesian Service
11:05	Sindhi Service
12:05	Tilaawat, Dars & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:05	Jalsa Salana Germany 2003: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 24th August 2003.
15:30	Global Warming [R]
16:25	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
17:30	Question and Answer session [R]
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News Review Special
21:15	Global Warming [R]
22:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
23:20	Jalsa Salana Germany 2003 [R]

Wednesday 9th January 2008

00:00	Tilaawat, Dars & MTA News
01:20	Learning Arabic: lesson no. 6
02:05	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th January 1997.
03:15	Question and Answer Session
04:20	Jalsa Salana Germany 2003
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:05	Children's Class with Huzoor, recorded on 11th December 2004.
08:10	Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
08:55	Ken Harris Oil Painting: learning how to paint an Oil painting.
09:20	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 19th June 1996. Part 2.
10:15	Indonesian Service
11:10	Swahili Muzakarah
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:15	Bangla Shomprochar
14:15	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 19th April 1985.
15:30	Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Rafiq Ahmad Hayat on the occasion of Jalsa Salana UK 2007.
16:05	Children's Class [R]
17:10	Ken Harris Oil Painting [R]
17:40	Question and Answer session [R]
18:30	Arabic Service
19:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 8th January 1997.
20:35	MTA International Jamaat News
21:10	Children's Class [R]
22:15	Jalsa Salana UK 2007 [R]
22:50	From the Archives [R]

Thursday 10th January 2008

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:10	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 246, recorded on 8th January 1997.
02:15	Interview: an interview with Yousef Usman
03:10	Hamaari Kaa'enaat
03:40	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 19th April 1985.
04:55	Husn-e-Biyan: Quiz Programme
05:25	Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Maulana Muhammad Umer recorded on 29th July 2007.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor, recorded on 10th February 2007.
07:55	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 17th April 1994.
09:15	Pushto Service
09:35	Al Maa'iadah
09:55	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: recorded on 27th May 2005.
12:00	Tilaawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar: Friday Sermon delivered on 4th January 2008.
14:00	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th October 1997.
15:00	English Mulaqa'at [R]
16:15	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Scandinavia.
16:45	Friday Sermon: delivered on 27/05/05. [R]
17:45	Khilafat Jubilee Mosha'airah: An evening of Urdu poetry about the Khilafat Jubilee.
18:30	Live Arabic Service: Arabic discussion programme, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA Interntional News Review
21:00	Tarjamatul Qur'an Class: rec. 03/09/1997.
22:00	Al Maa'idah [R]
22:20	Seminar
23:05	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 10th February 2007.

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT***

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday 28 December, 2007 | Issue No. 52

حاصل مطالعه

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

بریلوی اور دیوبندی ''محدثین'' کی حدیث فہمی کا ایک خطرناک نمونہ

آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے:

''جَاھِدُوْا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَ اَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ''۔(مشکوٰۃ صفحہ304)

یعنی مشرکوں سے اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔

مشکوٰۃ مجتبائی کے حاشیہ میں اس فرمان نبویؐ کی یہ شرح کی گئی ہے کہ:

''بِاَنْ تُخَوِّفُوْھُمْ وَتُوَعِّدُوْھُمْ بِالْقَتْلِ وَالْاَخْذِ وَالنَّھْبِ وَنَحْوَ ذٰلِکَ بِاَنْ تَذُمُّوْھُمْ وَتَسُبُّوْھُمْ......الخ''۔

(مشکوٰۃ مطبع مجتبائی صفحہ 332)

یعنی زبان کا جہاد یہ ہے کہ مشرکوں کو نہ صرف قتل، پکڑ دھکڑ اور لُوٹ مار کی دھمکیاں دو بلکہ اُن کی مذمّت بھی کرو اور انہیں خوب گالیاں بھی دو''۔

ان نام نہاد شارحین حدیث کو محدّث کہنا گستاخیٔ رسول ہے۔ یقیناً یہ ''مُحد ث'' یعنی ملحد ہیں اور اُن کا شمار ائمہ مضلّین میں سے ہے جن سے خود سرکار دوعالم محمد عربی ﷺ نے اپنی اُمّت مرحومہ کو پندرہ صدیوں قبل خبردار کر رکھا ہے۔

تیرے صدقے تیرے قربان رسول عربیؐ

✿✿✿✿✿

خدا کا گھر۔ بم بنانے کی تربیت

اٹلی سے ایک خبر:

''اطالوی پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے شدت پسندوں کو بنانے نبانے کی تربیت دینے کے سکول کا پتہ لگا لیا ہے۔ اور اس سلسلے میں تین افراد کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ تربیت گاہ ایک مسجد میں چلائی جارہی تھی اور انہیں ایسے شواہد ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں دھماکہ خیز اور زہریلے مواد استعمال کرنے کی تربیت دی جاتی ہے اور وہاں سے بوئنگ 747 جہاز کو اڑانے کی ہدایات بھی ملی ہیں۔ پولیس نے کہا کہ انہیں شبہ ہے کہ ان شدت پسندوں کا تعلق اسامہ بن لادن کے گروہ سے ہے۔ انہوں نے اس مسجد کے امام اور دو افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان تینوں کا تعلق مراکش سے ہے۔ اس کے علاوہ پولیس نے مختلف جگہوں پر چھاپے مار کر بیس کے قریب طالبعلموں کو بھی گرفتار کر لیا ہے جن میں بعض کو اٹلی میں قیام کی قانونی دستاویزات نہ ہونے کے باعث ملک بدر کر دیا جائے گا۔ پروگیہ، جہاں پر یہ مسجد واقعہ ہے اپنے پرانے محلات کی وجہ سے اٹلی کا ایک معروف سیاحتی مرکز ہے۔ مسجد کے تہ خانہ میں تیزاب اور سائنائڈ ملا ہے اور ایسے آلات بھی برآمد ہوئے ہیں جو کہ ریموٹ کنٹرول بم بنانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

(روزنامہ'' آواز ''۔لاہور۔ 23/جولائی 2007ء صفحہ 4)

✿✿✿✿✿

ردّ قادیانیت کے لئے پستول کی میگزین

عجیب اتفاق ہے کہ روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد نے اسی روز اپنے نیوز رپورٹر کے قلم سے انکشاف کیا:

''پستول کے میگزین برآمد ہونے پر
چنیوٹ کا رہائشی گرفتار

افضل نوریہ رضویہ گلبرگ میں منعقدہ ردّ قادیانیت کورس میں شرکت کے لئے آیا تھا۔ پولیس کی تفتیش جاری

فیصل آباد(نیوز رپورٹر): ردّ قادیانیت کورس کے سلسلہ میں دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ میں منعقد تقریب میں شرکت کے لئے آنے والے برجیاں چنیوٹ کے افضل نامی شخص کو حراست میں لیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ سپیشل برانچ کے عملہ کی طرف سے پولیس سکیورٹی کے سلسلہ میں نصب کردہ الیکٹرانک گیٹ سے گزرتے وقت مذکورہ شخص مشکوک پایا گیا۔ تلاشی کے دوران اس کی جیب سے 30 بور کی پستول کا ایک میگزین برآمد ہوگئی۔ حراست میں لئے جانے کے بعد تھانے منتقل کر کے پولیس اس سے پستول کے بارہ میں پوچھ گچھ کرتی رہی''۔

✿✿✿✿✿

ردّ وہابیت و دیوبندیت کورس

مرتبہ: امام اہلسنت احمد رضا خان

یہ کلاس فیصل آباد میں بریلوی مدرسہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے میں چھ روز تک لگائی گئی جس میں ''منہاج القرآن پارٹی'' کے مُلّاؤں نے ''ردّ قادیانیت'' کے نام پر جی بھر کر گالیاں دیں اور معصوم بچوں میں حق کے خلاف بارودی زہر بھر کر مشتعل کرنے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ یہاں تک گوہرافشانی کی گئی کہ:

''قادیانی...... عالمی سطح پر سازشوں میں مصروف ہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں خاموش تماشائی بننے کی بجائے مرزائیوں کے ناپاک عزائم خاک میں ملانے ہوں گے .... فتنۂ قادیانیت کو ختم کرنے کے لئے ہمیں جذبہ ٔایمانی سے کام کرنا ہوگا''۔

ان ستمگروں نے اپنی فتنہ سامانیوں، بہتان طرازیوں اور مستقبل کے خونی عزائم کے اظہار کے لئے کھلم کھلا مذہبی سٹیج استعمال کیا اور فریب کاری سے یہ فسانہ تراشا کہ قادیانی مسلمانوں کے دلوں سے عشق مصطفیٰؐ کی شمع بجھا رہے ہیں۔ حالانکہ احمدیت کا ضمیر ہی عشق مصطفوی سے اٹھا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(مسیح موعودؑ)

اگر یہ جبّہ پوش واقعی مذہبی رہنما ہیں، رہزن نہیں اور آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس سے ذرہ برابر اور دور کا بھی کچھ تعلق ہے تو انہیں ''ردّ قادیانیت'' کی بجائے ردّ وہابیت و دیوبندیت کلاس کا فوری انتظام نہ صرف فیصل آباد بلکہ پورے پاکستان میں کرنا چاہئے کیونکہ اُن کے ''حضور پُرنور عظیم البرکۃ امام اہلسنّت قامع بدعت مجدّد مآۃ حاضرہ مویّد ملت اعلیٰ حضرت مولانا مولوی محمد شاہ احمد خان صاحب قبلہ قادری'' نے اپنی ضخیم ترین کتاب ''العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویہ'' صفحہ 745 تا 747 میں وہابیوں اور دیوبندی خلاف اسلام، خلاف رسول اور خلاف قرآن عقائد کا پردہ چاک کیا ہے۔ یہ کتاب مدت سے شیخ غلام علی اینڈ سنز نے لاہور سے شائع کر رکھی ہے۔ علاوہ ازیں ''علامہ جلیل حضرت مولانا غلام مہر علی صاحب گولڑوی خطیب منڈیا چشتیاں شریف'' کی کتاب ''دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ'' اب بھی داتا گنج بازار لاہور میں دستیاب ہے جس میں ان گستاخان رسول کا مکمل پوسٹ مارٹم کر کے ہر بریلوی عالم کی غیرت رسول کو جھنجھوڑا گیا ہے کہ اس کی سرکوبی کے لئے اسے اپنی تمام توانائیوں کو صرف کر دینا چاہئے۔ کتاب کا ایک باب ہے ''توہین رسالت۔ بارگاہ نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقائد''۔ اس باب کے چند عنوانات ملاحظہ ہوں۔ (نقل کفر کفر نہ باشد)

''نعوذ باللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ابلیس

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

پاکستان کے عام انتخابات 2008ء
جماعت احمدیہ کی طرف سے لاتعلقی کا اعلان

ملک میں عام انتخابات 2008ء کے شیڈول کا اعلان کیا جاچکا ہے۔ اعلان کے مطابق انتخابات مخلوط طرز انتخاب کے مطابق ہوں گے۔ ووٹ کا اندراج اور ووٹر لسٹوں کی تیاری کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ ووٹ کے اندراج کے لئے الیکشن کمیشن کی جانب سے فراہم کئے گئے ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ اور حلفیہ بیان شامل کیا گیا ہے۔ اس فارم کے ذریعہ ووٹ بنانے کے لئے احمدیوں کو حضرت محمد ﷺ سے قطع تعلق کا اعلان کرنا پڑتا ہے جو کہ ایک احمدی سوچ بھی نہیں سکتا۔ اور ایسا اعلان کسی طور بھی ممکن نہیں۔ مزید برآں الیکشن کمیشن نے اپنے ایک نوٹیفکیشن 17/جنوری 2007ء (No.F1(6)/2001-Cord) کے ذریعہ ہدایت جاری کی ہے کہ احمدیوں کی ووٹر لسٹیں الگ بنائی جائیں۔ محض مذہب کی تفریق کی بنیاد پر امتیازی سلوک روا رکھتے ہوئے الگ فہرست کا اجراء احمدی پاکستانی شہریوں کو انتخابات سے الگ رکھنے اور لاکھوں پاکستانیوں کو ووٹ کے حق سے محروم رکھنے کی ایک اور ارادی کوشش ہے۔ یہ تفریق اور امتیاز بنیادی انسانی حقوق، حضرت قائداعظم کے فرمودات، آئین پاکستان اور مخلوط طرز انتخاب کی روح کے سراسر خلاف ہے۔

اس واضح صورت حال کے بارہ میں جماعت احمدیہ تحریری طور پر بھی چیف الیکشن کمشنر کو مطلع کر چکی ہے اور یہ بات ریکارڈ پر لائی جاچکی ہے۔

ان حالات میں ان عام انتخابات میں حصہ لینا احمدی اپنے عقیدے اور ایمان کے خلاف سمجھتے ہیں اور اگر ان انتخابات میں بطور احمدی کوئی حصہ لیتا ہے تو وہ کسی صورت میں احمدیوں کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی احمدی اسے اپنا نمائندہ تسلیم کریں گے۔

اس صورتحال جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے کے پیش نظر جماعت احمدیہ ان عام انتخابات سے لاتعلقی کا اعلان کرتی ہے۔

(سلیم الدین۔ ناظر امور عامہ۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)